

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا“

(اے رب! میرے علم میں اضافہ کر)

علمِ دین  
اور

ہمارے بچے

جمع و ترتیب

اراکینِ نظام ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ)

{ ناشر }

نظام ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ)



کتاب کا نام	.....	علم دین اور ہمارے بچے
اشاعتِ اول	.....	اپریل ۲۰۰۱ء
اشاعتِ دوم	.....	ستمبر ۲۰۰۵ء
تعداد	.....	پانچ ہزار (۵۰۰۰)
کمپوزنگ	.....	فَارُوقُ اَعْظَمُ کمپوزنگ رزولوشن
جمع و ترتیب	.....	اراکینِ نظام ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ)
ناشر	.....	نظام ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ)
		1225/15 دستگیر سوسائٹی

فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر: (92-21)6337803

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

یہ کتاب فروخت کے لئے نہیں ہے، ہدیہ حاصل کرنے کے لئے ناشر سے رابطہ کریں۔

یہ کتابچہ پہلے ”تعلیم القرآن“ کے نام سے شائع ہو چکا ہے، مگر اب اس کتابچہ کا نام.....  
”علم دین اور ہمارے بچے“

..... کر دیا گیا ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## انتساب

محسنِ انسانیت، فخرِ موجودات، وجہِ کائنات، سردارِ انبیاء، نبی آخر الزماں،  
رحمۃُ اللعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام  
جن کی مبارک محنت اور تبلیغ سے ظلمت اور تاریکی میں جکڑی ہوئی  
انسانیت کو راہِ ہدایت اور ایمان کی روشنی عطا ہوئی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حرفِ اوّل

اس کتاب کو خالص تبلیغ و ترغیب اور رضائے الہی کے نقطہ نظر سے ترتیب دیا گیا ہے۔

مغربی تہذیب و تمدن نے مسلمانوں کو چاروں طرف سے اپنے شکنجہ میں جکڑ لیا ہے، جس سے بڑوں اور بچوں سب کے brain wash ہو رہے ہیں، مسلمان اپنی شناخت بھولتے جا رہے ہیں اور اکثریت کے دماغ پر مغربیت چھائی جا رہی ہے۔ وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی طرف بھی راغب کریں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنے ننھے منے بچوں کے لئے ایسا ماحول اور نصاب فراہم کریں جس سے وہ اس حقیقت سے آشنا ہوں کہ ہم اس فانی دنیا میں کس لئے آئے ہیں؟ کیا کرنے آئے ہیں؟ اور کیا کر کے واپس جائیں گے؟؟؟ اسی ضرورت کے پیش نظر یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ کو قرآنِ حکیم کا عملی نمونہ بنا کر امت کے سامنے پیش کیا، ہمارے لئے اس پر عمل کرنا بہت آسان بنا دیا اور ہمیں صرف ایک خدائے بزرگ و برتر کی بندگی میں رہنے کا قرینہ سکھا دیا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازیں، تمام پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لئے نافع، والدین کی مغفرت اور ہم سب کے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائیں۔ (آمین)

اراکین نظام ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سعید احمد جلال پوری

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

عزادہ محمد یوسف پوری نازن  
کراچی۔ پاکستان

کسی ماحول دعا شکر کی تیسری ہی کہیے عموماً دو چیزوں پر  
 محنت زور اور نتیجہ خیز ہر ارتقا ہے۔ ایک خواہش کی ذہنی سازی  
 اور دوسری وہاں کے نظم تسلیم پر انتہائی کوشش و کوشش  
 چنانچہ (خواہ) عام کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو جلد بعد اس کے عظیم  
 نظر آئے۔ بہار وجود ہی شکر کی بہتری اور یہ دینی و سب راہ دہی  
 کی ایک وجہ بہار عمومی اداروں اور ان کے افسانہ تسلیم کی مادر پدر اذاری ہے  
 یہیں نظر عملاً تسلیم دین اور بہار ہے "بر اس کمی کو دور کرنے کی کوشش  
 کی گئی ہے۔ جسے بہار زمین کا مودنا تھا بھلا جب نے لڑا دل تا آخر اور  
 حسبہ جنت دیکھا ہے۔ ایسے ہے جسے ال درجہ بر اس افسانہ پر پڑھانے سے  
 لعلوم بھی کسی قدر و نیسیات سے آگاہ ہو جائے۔ اور یہ دنیا کے سید ہے  
 بہار کی کھل یہ بہار ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو ماننے و عقیدہ بنانے کے آرزو

والسلام  
 سعید احمد  
 ۲۶/۳/۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پیش لفظ

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلاپوری صاحب دامت برکاتہم

جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

کسی ماحول و معاشرہ کی تبدیلی کے لئے عموماً دو چیزوں پر محنت زد و اثر اور نتیجہ خیز ہوا کرتی ہے۔ ایک خواتین کی ذہن سازی اور دوسرے وہاں کے نظامِ تعلیم میں انقلاب کی سعی و کوشش۔ چنانچہ اقوامِ عالم کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو جگہ جگہ اس کے مظاہر نظر آئیں گے۔ ہمارے موجودہ معاشرہ کی ابتری اور بے دینی و بے راہ روی کی ایک وجہ ہمارے عصری اداروں اور ان کے نصابِ تعلیم کی مادر پدر آزادی ہے۔ پیش نظر مجالہ ”علم دین اور ہمارے بچے“ میں اس کمی کو دور کرنے کی سعی و کوشش کی گئی ہے۔ جسے ہمارے رفیق کار مولانا محمد اعجاز صاحب نے از اول تا آخر اور میں نے جستہ جستہ دیکھا ہے، امید ہے ابتدائی درجات میں اس نصاب کے پڑھانے سے معصوم بچے کسی قدر دینیات سے آگاہ ہو جائیں گے۔ اور بے دینی کے سیلاب سے بچاؤ کی شکل پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع و مفید بنائے آمین۔

والسلام

سعید احمد

۲۲/۳/۱۴۳۶ھ

## فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۹	اسماء الحسنی 
۱۴	احادیث مبارکہ 
۲۱	درود شریف 
۲۶	مسنون دعائیں 
۴۳	توحید 
۴۵	کلمے 
۴۸	اسلامی عقائد 
۴۹	اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کا عقیدہ 
۵۰	ملائکہ 
۵۱	اللہ کی کتابیں 
۵۲	اللہ کے رسول (پیغمبر علیہم السلام) 
۵۳	قیامت کا بیان 
۵۴	تقدیر کا بیان 
۵۵	کفر و شرک 
۵۸	بدعت 
۵۹	ایمان مفصل 
۶۰	ایمان مجمل 
۶۰	وضو 

صفحہ	عنوان
۶۵	..... نماز 
۷۵	..... دعائے قنوت 
۷۵	..... آیۃ الکرسی 
۷۶	..... نماز تراویح 
۷۷	..... دین کی اہم اصطلاحات 
۷۸	..... حلال اور حرام کا بنیادی فرق 
۸۲	..... مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق 
۸۲	..... تجوید سے قرآن پڑھنے کی اہمیت 
۱۰۰	..... آداب تلاوت 
۱۰۱	..... حقوق والدین 
۱۰۹	..... بزرگوں کا ادب اور احترام 
۱۱۱	..... حرفِ آخر 
۱۱۲	..... اپنا محاسبہ 



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اسمائِ حسنیٰ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے اسمائِ حسنیٰ کے حوالہ سے دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے اسمائِ حسنیٰ کی تعداد ننانوے ذکر فرمائی گئی ہے اور ان کے متعلق رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے کہ:

”جو بھی شخص ان اسمائِ حسنیٰ کو خوب اچھی طرح یاد کرے گا جنت میں

داخل ہوگا۔“ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ ورد چاہے اسمائِ حسنیٰ کا ہو یا قرآنی آیات وغیرہ کا، اس کا اثر اسی وقت ظاہر ہوتا ہے جب ورد کرنے والا اس کا اہل ہو۔ اہلیت کی چند نشانیاں مندرجہ ذیل ہیں:

✱ ورد کرنے والا ظاہراً اور باطناً مسلمان ہو۔

✱ اس کا عقیدہ صحیح ہو۔

✱ یقین میں پختہ ہو، متذبذب نہ ہو۔

✱ اکل حلال اور صدقِ مقال پر کار بند ہو۔

✱ کسی بھی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو اور صغیرہ گناہ پر مصر نہ ہو۔

✱ ظالم و جابر نہ ہو۔

✱ خائن اور بددیانت نہ ہو۔

✱ مخلوقِ خدا کا ہمدرد ہو۔

✱ مغرور اور متکبر نہ ہو۔

✱ خلقِ خدا کی ایذا رسانی کا کوئی عمل وغیرہ نہ کرتا ہو۔

## اسمائِ حسنیٰ پڑھنے کا طریقہ

تحریر میں تو اسمائِ حسنیٰ بحساب شمار لکھے گئے ہیں، مگر جب ان کو پڑھنے کا ارادہ ہو تو یوں شروع کریں۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ .....  
 آخر تک مسلسل پڑھتے جائیں۔ ہر اسم کے آخری حرف پر پیش پڑھیں اور اسے آگے والے اسم سے ملا کر پڑھیں۔ جس اسم پر سانس ٹوٹ جائے اس کو نہ ملائیں۔ اس سے آگے کا اسم لفظ ”اَلْ“ کے ساتھ شروع کریں۔ اور اگر کسی خاص اسم کا وظیفہ پڑھنا ہو تو اس کے شروع میں لفظ ”یا“ کا اضافہ کر کے پڑھیں۔ جیسے ”يَا سَلَامٌ“۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسمائِ حسنیٰ

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

الْمَلِكُ

بادشاہ

الرَّحِيمُ

بہت رحم والا

الرَّحْمَنُ

نہایت مہربان

الْمُؤْمِنُ

امن دینے والا

السَّلَامُ

ہر آفت سے سلامت رکھنے والا

الْقَيُّومُ

ہر عیب سے پاک

<p>المَجْبُورُ خرابی کا درست کرنے والا</p>	<p>الْعَزِيزُ زبردست</p>	<p>الْمُهَيَّبُ نگہبانی کرنے والا</p>
<p>الزَّيْفُ ٹھیک ٹھیک بنانے والا</p>	<p>الْمَخْلُقُ پیدا فرمانے والا</p>	<p>الْمُتَكَبِّرُ بہت بڑائی والا</p>
<p>الْقَبِيضُ بہت غلبہ والا</p>	<p>الْعَفْدُ بہت بخشنے والا</p>	<p>الْمَصَوِّرُ صورت بنانے والا</p>
<p>الْمُخَيَّبُ بڑا فیصلہ کرنے والا</p>	<p>الرَّزَاقُ بہت روزی دینے والا</p>	<p>الْمَوْجِبُ بہت دینے والا</p>
<p>الْبَسِطُ فراخ کرنے والا</p>	<p>الرَّضِيضُ روزی وغیرہ تنگ کرنے والا</p>	<p>الْعَلِيمُ بہت جاننے والا</p>
<p>الْمُعِزُّ عزت دینے والا</p>	<p>الرَّالِعُ بلند کرنے والا</p>	<p>الْفَضِيضُ پست کرنے والا</p>
<p>الْبَصِيرُ دیکھنے والا</p>	<p>السَّمِيعُ سننے والا</p>	<p>الْمَذَلُّ ذلت دینے والا</p>
<p>الْبَطِيفُ بھیدوں کا جاننے والا</p>	<p>الْعَدْلُ صحیح انصاف کرنے والا</p>	<p>الْحَكِيمُ اٹل فیصلہ والا</p>
<p>الْعَظِيمُ عظمت والا</p>	<p>الْحَلِيمُ بردبار</p>	<p>الْحَبِيرُ پوری طرح خبر رکھنے والا</p>
<p>الْعَلِيُّ بلند مرتبے والا</p>	<p>الشَّحْوُ قدر دان تھوڑے پر بہت دینے والا</p>	<p>الْعَفْوُ خوب گناہ بخشنے والا</p>

<p>المَقِيْدَةُ خو راکیس پیدا فرمانے والا اور سب کو پہنچانے والا</p>	<p>الْحَفِيْظُ حفاظت کرنے والا</p>	<p>الْحَكِيْمُ بہت بڑا</p>
<p>الْبَكِيْرُ بے مانگے عطا فرمانے والا</p>	<p>الْجَلِيْلُ بڑی بزرگی والا</p>	<p>الْحَسِيْبُ حساب کرنے والا</p>
<p>الْوَالِيْعُ وسعت والا</p>	<p>الْمُجِيْبُ دعاؤں کو قبول فرمانے والا</p>	<p>الرَّقِيْبُ نگران</p>
<p>الْمُهَيْبُ بڑی بزرگی والا</p>	<p>الْوَكِيْلُ بڑی محبت والا</p>	<p>الْحَكِيْمُ بڑا حکمت والا</p>
<p>الْمُحِيْبُ اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت</p>	<p>الشَّهِيدُ حاضر و موجود</p>	<p>الْبَاقِي زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا</p>
<p>الْمَلِيْكُ نہایت قوت والا</p>	<p>الْقَوِيْ قوت والا</p>	<p>الْوَكِيْلُ کام بنانے والا</p>
<p>الْمُحِيْبُ خوب اچھی طرح شمار رکھنے والا</p>	<p>الْمُهَيْبُ تعریف کا مستحق</p>	<p>الْمُحِيْبُ کارساز</p>
<p>الْمُهَيْبُ زندہ کرنے والا</p>	<p>الْمُهَيْبُ دوسری بار پیدا کرنے والا</p>	<p>الْمُهَيْبُ پہلی بات پیدا کرنے والا</p>
<p>الْقَوِيْ سب کی ہستی قائم رکھنے والا</p>	<p>الْمُهَيْبُ ہمیشہ زندہ</p>	<p>الْمُهَيْبُ موت دینے والا</p>
<p>الْوَكِيْلُ ایک</p>	<p>الْمُهَيْبُ بزرگی والا</p>	<p>الْوَكِيْلُ بالفعل ہر کمال سے متصف</p>

<p>الْمُقْتَدِرُ</p> <p>بہت زیادہ قدرت والا</p>	<p>الْقُدْرَةُ</p> <p>بہت زیادہ قدرت والا</p>	<p>الصَّامِدُ</p> <p>بے نیاز</p>
<p>الْأَوَّلُ</p> <p>سب سے اول</p>	<p>الْمُخْرَجُ</p> <p>پیچھے ہٹانے والا</p>	<p>الْمُبْتَدِئُ</p> <p>آگے بڑھانے والا</p>
<p>الْبَاطِنُ</p> <p>پوشیدہ</p>	<p>الظَّاهِرُ</p> <p>آشکارا</p>	<p>الْآخِرُ</p> <p>سب سے آخر</p>
<p>الْكَرِيمُ</p> <p>بہت بڑا محسن</p>	<p>الْمُتَعَلِّمُ</p> <p>مخلوق کی صفات سے برتر</p>	<p>الْوَالِيُّ</p> <p>پوری کائنات کا متولی</p>
<p>الْعَفِيفُ</p> <p>معاف فرمانے والا</p>	<p>الْمُنْتَقِمُ</p> <p>انتقام لینے والا</p>	<p>التَّوَّابُ</p> <p>بہت توبہ قبول فرمانے والا</p>
<p>الْعَلِيُّ</p> <p>بزرگی اور بخشش والا</p>	<p>مَلِكُ الْمَلِكِ</p> <p>پورے ملک کا مالک</p>	<p>الرَّؤُوفُ</p> <p>بہت شفقت رکھنے والا</p>
<p>الْمُخَيَّرُ</p> <p>دوسروں کو غنی بنانے والا</p>	<p>الْعَزِيْزُ</p> <p>سب سے بے نیاز</p>	<p>الْمُجْمَعُ</p> <p>سب کو جمع کرنے والا</p>
<p>النُّورُ</p> <p>سب کو روشن کرنے والا</p>	<p>الصَّمَا</p> <p>نفع پہنچانے والا</p>	<p>الْمُبْعِثُ</p> <p>روکنے والا</p>
<p>الْمُقْسِطُ</p> <p>بڑا انصاف والا</p>	<p>الْبَدِيعُ</p> <p>بے مثل پیدا فرمانے والا</p>	<p>الْهُدِيُّ</p> <p>ہدایت دینے والا</p>
<p>الْوَارِثُ</p> <p>سب کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا</p>	<p>الْبَاقِيُّ</p> <p>ہمیشہ رہنے والا</p>	<p>الضَّمَا</p> <p>نقصان پہنچانے والا</p>
<p>جَلَّ جَلَالُهُ</p>	<p>الصَّبُورُ</p> <p>بہت برداشت کرنے والا</p>	<p>الْمُسْتَبْدِئُ</p> <p>ہدایت والا</p>

## احادیثِ مبارکہ

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَعِيهَا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا.“ (مشکوٰۃ: ۳۶)

ترجمہ: ”جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچائے کہ امرِ دین کی چالیس حدیثیں یاد (محفوظ) کر لے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اُسے فقیہ (لوگوں میں) اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفاعت کرنے والا اور (اس کی اطاعت پر) گواہ بنوں گا۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ طیبہ کی خدمتِ سرمایہٴ نجات و سعادتِ کبریٰ اور خیرِ کثیر کا موجب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ، اُمتِ مرحومہ نے کسی دور میں اس سے تغافل نہیں کیا، اور ہر دور میں مختلف حیثیتوں سے حدیثِ پاک کی تعلیم و تبلیغ، جمع و تدوین کی خدمت تسلسل کے ساتھ جاری رہی، جاری ہے اور انشا اللہ تا قیامت جاری رہے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی پھر اسے اسی طرح آگے پہنچا دیا جیسے سنا تھا۔ پس بہت سے پہنچائے جانے والے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں سننے والوں سے۔“ (ترمذی)

چہل حدیث کے حفظ و تبلیغ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص اجر و انعام کی خوش خبری دی ہے، اس لئے متقدمین و متاخرین علماء نے بے شمار ”اربعین“ لکھی ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے یقیناً متجاوز ہوگی۔

صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ کے نصاب) حدیثِ پاک کی وہ مشہور کتب ہیں جو ایک عرصے سے مدارسِ دینیہ کے درسِ نظامی میں شامل ہیں، جو باجماعِ محدثین، کتبِ حدیث میں سب سے مستند اور اعلیٰ مجموعہ ہے اور انشاء اللہ مقبول عند اللہ بھی ہے۔ (ماخذ۔ زاد الخلیل)

صحاح ستہ میں سے صرف چالیس احادیثِ معانی کے ساتھ پیش کی جا رہی ہیں، تاکہ ہم ان کو آسانی سے یاد کر سکیں اور دوسروں کو یاد کروا سکیں۔ اور کوشش کریں کہ یہ احادیث ہماری زندگیوں میں انقلاب کا سبب بنیں اور ہم سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال سکیں۔

### احادیثِ مبارکہ

❶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ." (ترمذی)

ترجمہ: ”بات چیت سے پہلے سلام کرنا چاہئے۔“

❷ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَمَتَ نَجَا." (ترمذی)

(ترمذی)

ترجمہ: ”جو چپ رہا وہ نجات پا گیا۔“

❸ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوَقْتِهَا." (مسلم)

ترجمہ: ”نماز کو اس کے وقت پر قائم کرو۔“

❹ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الطَّهْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ." (مسلم)

ترجمہ: ”صفائی ایمان کا حصہ ہے۔“

۵ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ." (متفق عليه)

تَرْجَمًا: "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔"

۶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الَّذِينَ أَنْصَحُوا" (بخاری)

(بخاری)

تَرْجَمًا: "دین خیر خواہی کا نام ہے۔"

۷ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ." (مشکوٰۃ)

تَرْجَمًا: "ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔"

۸ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ." (بخاری)

صَدَقَةٌ. (بخاری)

تَرْجَمًا: "ہر نیک کام صدقہ ہے۔"

۹ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ." (ابوداؤد)

(ابوداؤد)

تَرْجَمًا: "ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔"

۱۰ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَمَنَّوْا الْمَوْتَ." (مشکوٰۃ)

(مشکوٰۃ)

تَرْجَمًا: "موت کی تمنامت کرو۔"

۱۱ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الصَّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ." (ترمذی)

الرِّزْقَ. (ترمذی)

تَرْجَمًا: "صبح کا سونا روزی کو روکتا ہے۔"

۱۲ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ" (بخاری)

(بخاری)

نَمَامٌ. (متفق علیہ)

تَرْجَمًا: ”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“

۱۳ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.“ (بخاری و مسلم)

تَرْجَمًا: ”خاندانی رشتوں کا کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“

۱۴ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ.“ (بخاری و مسلم)

تَرْجَمًا: ”میں تمہیں مسواک کرنے کی بہت تاکید کرتا ہوں۔“

۱۵ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.“ (مسلم)

تَرْجَمًا: ”دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔“

۱۶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”لِلْجَارِ حَقٌّ.“ (ابوداؤد)

تَرْجَمًا: ”پڑوسی کا (بھی) حق ہے۔“

۱۷ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ.“

(مشکوٰۃ)

تَرْجَمًا: ”نیک کام میں جلدی کرو۔“

۱۸ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا.“ (مسلم)

تَرْجَمًا: ”جس نے دھوکہ بازی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

۱۹ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ.“ (متفق علیہ)

تَرْجَمًا: ”نہیں رحم کرتا اللہ اس پر، جو نہیں رحم کرتا لوگوں پر۔“

۲۰ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنُ.“

(ابوداؤد)

تَرْجَمًا: ”جب تو کوئی برائی کرے تو پھر نیکی کر لیا کر۔“

۲۱ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِنَّ الْبِدَاذَةَ مِنَ

الْإِيمَانِ.“ (ابوداؤد)

تَرْجَمًا: ”سادگی ایمان کی علامت ہے۔“

۲۲ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي

كِلَهُمَا فِي النَّارِ.“ (مسلم)

تَرْجَمًا: ”رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخ میں جائیں گے۔“

۲۳ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ

الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.“ (ابن ماجہ)

تَرْجَمًا: ”تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سیکھیں اور دوسروں کو

سکھائیں۔“

۲۴ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ

عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ.“ (ترمذی)

تَرْجَمًا: ”سب سے اچھا وہ شخص ہے جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہوں۔“

۲۵ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ.“

(مشکوٰۃ)

تَرْجَمًا: ”قبر کا عذاب برحق ہے۔“

۲۶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الْندَمُ تَوْبَةٌ.“

(ابن ماجہ)

تَرْجَمًا: ”(گناہوں پر) شرمندہ ہونا توبہ ہے۔“

۲۷ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”لَا تَأْتُوا الْكُهَانَ.“

(صحیح مسلم)

تَرْجَمًا: ”غیب کی باتیں بتلانے والوں کے پاس مت جایا کرو۔“

۲۸ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الْعَيْنَانِ زِنَا هُمَا

النَّظْرُ.“ (مشکوٰۃ)

تَرْجَمًا: ”دونوں آنکھوں کا زنا نامحرم کی طرف نظر کرنا ہے۔“

۲۹ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً.“

(بخاری)

تَرْجَمًا: ”میری طرف سے پیغام پہنچاتے رہو خواہ ایک آیت ہی کیوں

نہ ہو۔“

۳۰ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ.“

(ترمذی)

تَرْجَمًا: ”دعا عبادت کا مغز اور خلاصہ ہے۔“

۳۱ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”لَا أَكُلُ مَتَكِنًا.“

(بخاری و مسلم)

تَرْجَمًا: ”میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔“

۳۲ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الْغِنَا غِنَى النَّفْسِ.“

(بخاری و مسلم)

تَرْجَمًا: ”حقیقی غنا دل کا غنی ہونا ہے۔“

۳۳ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الْمَرْءُ مَعَ مَنْ

أَحَبَّ.“ (بخاری)

تَرْجَمًا: ”انسان (قیامت کے روز) اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت کرتا ہوگا۔“

۳۲ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ.“ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد، وارمی)

تَرْجَمًا: ”اور قرآن تمہارے حق میں حجت ہوگا یا تمہارے خلاف حجت ہوگا۔“

۳۳ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”اِكْلَ الرَّبِوَا وَمَوَكِّلِهِ.“ (مسلم)

تَرْجَمًا: ”سو دکھانے والے اور کھلانے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔“

۳۴ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ.“ (ابوداؤد)

تَرْجَمًا: ”جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو خاموش ہو جائے۔“

۳۵ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”بِسْمِ اللَّهِ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.“ (متفق علیہ)

تَرْجَمًا: ”کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔“

۳۸ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ.“ (بخاری)

تَرْجَمًا: ”اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو۔“

۳۹ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”اَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ الذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ.“ (ترمذی)

تَرْجَمًا: ”لذتوں کے توڑنے والی یعنی موت کو بکثرت یاد کیا کرو۔“

۴۰ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ." (متفق عليه)  
 تَرْجَمًا: "تم سب نگران ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

## درود شریف

صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَامَطْلَب:  
 علماء نے کہا ہے کہ اللہ کی صلوة، رحمت بھیجنا اور فرشتوں کی صلوة استغفار کرنا اور مومنین کی صلوة دعا کرنا ہے۔

صلوة وسلام کے بارے میں فقہا کا مسلک:

امت کے فقہا تقریباً اس بات پر متفق ہیں کہ سورہ احزاب کی آیت:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب: ۵۶)

تَرْجَمًا: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول صلی

اللہ علیہ وسلم پر، اے ایمان والو! رحمت بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ

کر۔"

اس حکم کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زندگی میں ایک بار تو صلوة وسلام بھیجنا ہر مسلمان پر اسی طرح فرض ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا، جس کے لئے کسی وقت اور تعداد کا تعین نہیں کیا گیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس

کے قائل ہیں۔ خاص طور سے ہر نماز کے قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا ان کے نزدیک واجبات نماز سے ہے۔ اگر نہ پڑھا تو ان ائمہ کے نزدیک نماز ہی نہ ہوگی۔

درود شریف کی امتیازی خاصیت:

اس مادی دنیا میں جس طرح مختلف غذاؤں، پھلوں اور پھولوں وغیرہ میں الگ الگ رنگ، خوشبوئیں اور لذتیں حق تعالیٰ شانہ نے رکھی ہیں، اسی طرح مختلف عبادات اور اذکار و دعوات کے الگ الگ خواص و برکات و الوان ہیں۔ خلوص نیت سے درود شریف کی کثرت کرنے کا عمل، اتباع سنت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی قرب، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی شفقت و عنایت حاصل ہونے کا خاص الخاص وسیلہ ہے۔

بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر اُمتی کا درود و سلام اس کے نام اور ولدیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے اور اس کے لئے فرشتوں کا ایک پورا عملہ ہے۔

”دنیا میں کہیں بھی درود پڑھا جائے ملائکہ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو دنیا میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور میرے اُمتیوں کا سلام و درود مجھے پہنچاتے ہیں۔“ (نسائی، دارمی)

طبرانی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صلوة و سلام پہنچانے والا فرشتہ، صلوة و سلام بھیجنے والے اُمتی کا نام اس کی ولدیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔

”يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْكَ فَلَانَ بِنُ  
فُلَانٍ“

ترجمہ: ”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جو بیٹا ہے یا بیٹی ہے فلاں کی  
اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔“

کتنی خوش قسمتی اور کتنا ارزاں سودا ہے کہ جو اُمتی اخلاص کے ساتھ صلوة وسلام  
عرض کرتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کے نام اور ولدیت کے  
ساتھ فرشتے کے ذریعہ پہنچا دیا جاتا ہے۔

درود وسلام اگرچہ بظاہر حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ تعالیٰ  
سے ایک دُعا ہے اور عام طور پر دوسرے کے لئے دعا کرنے کا مقصد اس کو نفع پہنچانا  
ہوتا ہے، لیکن یہاں صورت حال اس کے برعکس ہے۔ ہماری دعاؤں کی آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو کیا حاجت؟ بادشاہوں کو فقیروں، مسکینوں کے تحفوں اور ہدایا کی کیا  
ضرورت؟ اُمتی کی کیا طاقت کہ سید الانبیاء کی بارگاہ میں ان کے رُتبہ کے لائق تحائف  
پیش کر سکے؟ بلکہ اللہ جلّ شانہ کی بارگاہ میں ان کے بتائے ہوئے طریقہ کے موافق  
(درود وسلام سے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرنے کا نفع ہماری اپنی ہی  
ذات کو ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا و ثوابِ آخرت اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا  
روحانی قرب، اور ان کی خاص نظرِ عنایت ہوتی ہے۔ اور درود وسلام پڑھنے والے کا  
بھی اصل مقصد بس یہی ہوتا ہے۔

فضائل و برکات:

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”جو بندہ مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ  
رحمت نازل فرماتا ہے۔“ (صحیح مسلم)

✽ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَرْجَمًا: ”جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔“ (سنن نسائی)

مسلمانوں کی کوئی نشست ذکر اللہ اور صلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہ ہونی چاہئے۔

درود شریف کی کثرت قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا وسیلہ ہے۔ اپنے مقاصد و مسائل کے لئے دعاؤں کی جگہ بھی درود شریف ہی پڑھتے رہنے سے مسائل غیب سے حل ہو جاتے ہیں۔ (ماخذ۔ زاد الخلیل)

## درود شریف

- ① صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
- ② اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ.
- ③ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ٓ.
- ④ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.
- ⑤ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ.
- ⑥ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ.
- ⑦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ.
- ⑧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.
- ⑨ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

- ۱۰ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
- ۱۱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةً.
- ۱۲ جَزَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهُ.
- ۱۳ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
- ۱۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
- ۱۵ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ.
- ۱۶ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ.
- ۱۷ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ اَكْرَمِ الْاَوْلِيَيْنِ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.
- ۱۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلَى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ.
- ۱۹ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُجْتَبٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.
- ۲۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَحَبِيْبِنَا وَمَحْبُوْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.



# مسنون دعائیں

## دعا کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اول تو یہ فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ مؤمن (رکوع ۶) کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ

عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾

ترجمہ: ”اور فرمایا تمہارے پروردگار نے مجھے پکارو! میں تمہاری

درخواست قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی

کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت کی حالت میں جہنم میں داخل ہوں گے۔“

دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجت مندی کا اقرار کرتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ

صرف اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے۔ وہ قادر ہے، کریم ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

اس کے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجت مندی کے اقرار کو خلاف

شان سمجھتا ہے۔ چونکہ اس کے طرز عمل میں تکبر ہے اور وہ اپنی بے نیازی کا دعویدار

ہے اس لئے اللہ جل شانہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے

داخل دوزخ ہونے کی وعید ہے۔

\* ترجمہ: ”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک (عبادات

میں) کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں ہے۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

- ✽ **تَرْجَمًا:** ”اور فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے۔“ (ترمذی، حاکم)
- ✽ **تَرْجَمًا:** ”اور فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختیوں اور بے چینیوں میں قبول کرے، اسے چاہئے کہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کرے۔“ (ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- ✽ **تَرْجَمًا:** ”اور فرمایا کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ اور دین کا ستون ہے۔ اور آسمان اور زمین کا نور ہے۔“ (حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- ✽ **تَرْجَمًا:** ”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی مسلمان کسی سوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے چہرہ کو اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال ضرور پورا فرما دیتا ہے۔ یا تو اس کو اسی دنیا میں اس کے سوال کے مطابق عنایت فرما دیتا ہے اور یا اس دعا کو اس کے لئے (آخرت کا) ذخیرہ بنا دیتا ہے۔“ (ماخذ۔ الحسن حصین)

## دعا کے آداب

- ۱ کھانے پینے، پہننے اور کمانے میں حرام چیزوں سے پرہیز کرنا۔  
(مسلم، ترمذی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- ۲ اخلاص کا ہونا۔ (حاکم)
- ۳ دعا سے پہلے کچھ نیک عمل کرنا اور سختی کے وقت اپنے نیک عمل کا ذکر کرنا۔  
(مسلم، ترمذی، ابوداؤد، عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- ۴ صاف اور پاک ہونا۔ (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- ۵ با وضو ہونا۔ (صحاح ستہ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- ۶ قبلہ رخ ہونا۔ (صحاح ستہ عن عبداللہ بن زید بن عاصم المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۷ (دعا سے پہلے) نماز پڑھنا۔

(سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۸ دوزانوں بیٹھنا۔ (ابوعوانہ، عن عامر بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۹ دعا کے اول و آخر اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ (صحاح ستہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۰ اسی طرح (یعنی اول و آخر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم)

۱۱ دونوں ہاتھوں کا پھیلانا۔ (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۲ دونوں ہاتھوں کا اٹھانا۔ (صحاح ستہ عن ابی حمید الساعدی و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۳ ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھانا۔ (ابوداؤد، احمد، حاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۴ دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔ (مصنف نے کتاب کا نام نہیں لکھا)

۱۵ دعا مانگتے وقت باادب رہنا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۶ عاجزی کرنا۔ (ابن ابی شیبہ عن مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۷ فروتنی اور عاجزی کے ساتھ ذلت و مسکنت کا اظہار کرنا۔

(ترمذی عن الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۱۸ دعا کے وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھانا۔

(مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۹ اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمائے ذاتی اور صفاتی کا واسطہ دے کر دعا مانگنا۔

(ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۰ دعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔ (بخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۱ دعا میں گانے کا طرز اختیار نہ کرنا۔ (مصنف نے کتاب کا نام نہیں لکھا)

۲۲ انبیائے کرام علیہم السلام کے وسیلے سے دعا مانگنا۔

(بخاری، بزاز، حاکم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۳ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا واسطہ دے کر دعا کرنا۔

(بخاری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۴ آواز پست کرنا۔ (صحاح ستہ، عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۵ گناہ کا اعتراف کرنا۔ (صحاح ستہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۲۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو اختیار کرنا جو کہ صحیح سندوں سے مروی ہیں

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسرے کے الفاظ دعا اختیار کرنے کی کوئی

حاجت باقی نہیں رکھی۔ (ابوداؤد، نسائی، عن ابی بکر اشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۷ جامع دعائیں اختیار کرنا۔ (ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۲۸ اپنی ذات سے دعا کی ابتداء کرنا اور اپنے والدین اور مومن بھائیوں کے لئے دعا

کرنا۔ (مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۲۹ اگر امام ہو تو تنہا اپنے لئے دعائے مانگنا۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۰ عزم و یقین کے ساتھ دعا مانگنا۔ (صحاح ستہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۱ انتہائی رغبت و اشتیاق سے دعا مانگنا۔ (ابن حبان، ابوعوانہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۲ کوشش و محنت سے حضور قلب کے ساتھ تہہ دل سے دعا کرنا اور اچھی امید

رکھنا۔ (حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۳ ایک دعا بار بار مانگنا۔ (بخاری، مسلم، عن جریر بن عبداللہ الجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

جو کہ کم از کم تین بار ہو۔ (ابوداؤد ابن السنی، عن ابوامیئہ الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۳۴ دعا میں اصرار و مبالغہ کرنا۔ (نسائی، حاکم، ابوعوانہ عن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۳۵ گناہ اور قطع رحمی کی دعائے کرنا۔ (مسلم و ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۶ کسی ایسی چیز کی دعا کرنا جس کے بارے میں کسی ایک جانب کا فیصلہ ہو چکا

ہو (جو عادتاً بدلتا نہیں ہے)۔ (نسائی عن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کسی مجال حقیقی کی یا اس طرح کی کسی چیز کا سوال نہ کرنا جو عادتاً محال ہو۔

(بخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۸ رحمتِ خداوندی کو تنگ نہ کرنا۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۹ اپنی تمام حاجتیں مانگنا۔ (ابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴۰ دعا کرنے والے اور سننے والے کا آمین کہنا۔

(بخاری مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴۱ دعا سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کا منہ پر پھیرنا۔

(ابوداؤد ترمذی، ابن حبان، ابن ماجہ، حاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴۲ جلد بازی نہ کرنا۔ یعنی دعا کی قبولیت کا اثر جلد نہ ظاہر ہو تو ناامید نہ ہو اور دعا کرنا

چھوڑ نہ دے اور یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی وہ قبول نہ ہوئی۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## دعا قبول ہونے کے اوقات

جن اوقات میں دعا قبول ہونے کی زیادہ امید ہے، وہ یہ ہیں!

۱ شبِ قدر۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۲ عرفہ کا دن۔ (ترمذی عن عمرو بن شعیب)

۳ رمضان المبارک کا مہینہ۔ (بزار، عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۴ شبِ جمعہ۔ (ترمذی، حاکم، عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۵ جمعہ کا دن۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۶ آدھی رات۔ (طبرانی) اور بعض روایات میں رات کا نصف آخر مذکور ہے۔ (احمد، ابوالعلیٰ)

۷ پہلی تہائی رات۔ (احمد، ابویعلیٰ)

۸ کچھلی تہائی رات۔ (مسند احمد) اور

۹ کچھلی تہائی رات کا درمیانی وقت۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی، بزار، عن عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۰ سحر کا وقت۔ (صحاح ستہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور ساعتِ جمعہ ان سب اوقات میں سب سے زیادہ بڑھ کر امید رکھنے کے لائق ہے اور اس کا وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## دعا کے قبول ہونے کی حالتیں

(یعنی جن حالات میں دعا زیادہ لائق قبول ہوتی ہے۔ ان کو بیان کیا جاتا ہے۔)

۱ جس وقت نماز کے لئے اذان دی جائے۔

(ابوداؤد، حاکم عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۲ اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳ مصیبت و غمزدہ شخص کی دعا ”حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَسْبِيَ عَلَى الْفَلَاحِ“

کے بعد (جبکہ مؤذن اذان دے رہا ہو)۔ (حاکم عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴ میدانِ جہاد میں جب صف باندھے ہوئے ہوں۔ (ابن حبان، طبرانی، مرفوعاً عن سہل

بن سعد و موطا امام مالک موقوفاً علی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۵ جنگ کے وقت (جب مؤمن و کافر) ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔

(ابوداؤد عن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۶ فرض نمازوں کے بعد۔ (ترمذی، نسائی، عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۷ اور سجدہ کی حالت میں۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۸ تلاوت قرآن شریف کے بعد۔ (ترمذی، عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۹ خصوصاً ختم قرآن کے بعد۔

(طبرانی، مرفوعاً عن عمران وابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابی لبابہ ومجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

اور خاص کر قرآن مجید ختم کرنے والے کی دعا۔

(ترمذی، طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۱۰ زم زم کا پانی پیتے وقت۔ (حاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۱ میت کے پاس حاضر ہونے کے وقت۔

(مسلم، سنن اربعہ، عن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۱۲ مرغ کی آواز کے وقت۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۳ مسلمانوں کے جمع ہونے کے وقت۔

(صحاح ستہ عن ام عطیہ الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۱۴ ذکر کی مجلسوں میں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۵ امام کے وَلَا الضَّالِّین کہنے کے وقت۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۶ میت کی آنکھ بند کرتے وقت۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۱۷ نماز کی اقامت کے وقت۔ (طبرانی، ابن مردویہ عن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۸ بارش ہوتے وقت۔ (ابوداؤد، طبرانی، ابن مردویہ عن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۹ کعبہ پر نظر پڑتے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

(ترمذی، طبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۰ سورہ انعام میں جو ایک ساتھ دو مرتبہ لفظ اللہ آیا ہے۔ ان دونوں کے بیچ میں دعا

قبول ہونا مجرب ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے علماء سے اس آیت کریمہ میں دونوں اسم جلالہ کے درمیان دعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سنا ہے اور یاد کیا ہے اور حفاظ الحدیث عبدالرزاق رسخنی نے اپنی تفسیر میں شیخ عباد مقدسی سے اس مقام پر دعا کی قبولیت کی تصریح نقل کی ہے۔

## دعا قبول ہونے کے مقامات

متبرک مقامات میں دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں مکہ والوں کو لکھا تھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع میں دعا قبول ہوتی ہے۔

۱ طواف کرتے ہوئے۔

۲ ملتزم پر چمٹ کر۔

۳ میزاب کے نیچے (کعبہ شریف کی چھت سے پانی بہہ کر نیچے آنے کا جو پر نالہ ہے اسے میزابِ رحمت کہتے ہیں اور اس پر نالہ کا پانی حطیم میں گرتا ہے۔ اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے)۔

۴ کعبہ شریف کے اندر۔

۵ زم زم کے قریب۔

۶ صفا پر۔

۷ مروہ پر۔

۸ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے۔

۹ مقامِ ابراہیم کے پیچھے۔

۱۰ عرفات میں۔

۱۱ مزدلفہ میں۔

۱۲ منیٰ میں۔

۱۳، ۱۴، ۱۵ تینوں جمرات کے قریب۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر فرمودہ پندرہ مواقع لکھنے کے بعد الحسن الحسین کے مصنف علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”وَإِنْ لَمْ يُجِبِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي أَيِّ مَوْضِعٍ يُسْتَجَابُ ط“

”یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یعنی مواجہ شریف کے پاس کھڑے ہو کر دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کہاں ہوگی۔“

یعنی روضۂ اقدس پر جب سلام عرض کرنے کے لئے حاضری دیں تو وہاں اللہ پاک سے دعا بھی کریں:

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کہ مکہ مکرمہ میں قبولیتِ دعا کے مواقع کی تعداد پندرہ میں منحصر نہیں ہے۔ رکن یمانی پر اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ نیز دارِ ارقم اور غارِ ثور اور غارِ حرا کو بھی ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اجابتِ دعا کے مقامات میں ہی شمار کرایا ہے۔

## جن حضرات کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے!

۱ بے چین اور مصیبت زدہ، مجبور حال۔

۲ مظلوم (جس پر ظلم کیا گیا ہو)۔ (صحاح ستہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مسند احمد، مسند بزار اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ مظلوم کی دعا (یعنی جس پر ظلم کیا گیا ہو، اس کی بددعا ظالم کے حق میں ضرور قبول ہوگی) اگرچہ مظلوم بڑا گناہگار ہی کیوں نہ ہو۔ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳ والد کی دعا اولاد کے لئے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴ امام عادل کی دعا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۵ نیک آدمی کی دعا۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۶ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا۔ (مسلم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۷ مسافر۔ (ابوداؤد، بزار، ابن ماجہ)

۸ روزہ دار جس وقت افطار کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

۹ مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے۔

(مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۰ اور مسلمان کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کہ ظلم کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا یوں کہے کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہ ہوئی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۱ (ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) بلاشبہ ہر رات اور ہر دن میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے آزاد کردہ بندے ہوتے ہیں (جن کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرماتا ہے) ان میں سے ہر بندہ کی ایک دعا (ضرور) مقبول ہوتی ہے۔ (مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۲ جامع ابو منصور میں ہے کہ صحیح دعا (یعنی زیادہ قابل قبول) اس شخص کی دعا ہے جو حج کے لئے نکلا ہو۔ واپس ہونے تک اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

تَرْجَمًا: ”جو مسلمان بندہ اپنے کسی بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کے حق میں یہ دعا کرتے ہیں کہ تم کو بھی ویسی ہی بھلائی ملے۔“

لہذا کسی مسلمان کے بارے میں علم ہو کہ وہ پریشانی میں ہے تو اس کے حق میں دعا کرنی چاہئے۔ بلکہ کافروں کے حق میں بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کی ہدایت فرمائیں۔ اس سے دعا کا ثواب بھی ملتا ہے اور دوسروں کی خیر خواہی کی

فضیلت بھی حاصل ہوتی ہے۔

## چند مسنون دعائیں

### اور ان کی اہمیت

مسنون دعاؤں سے مراد وہ اوراد و وظائف اور اذکار ہیں جو ہمارے ہادی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی زندگی کے مختلف حالات و کیفیات کے لئے متفرق اوقات میں خود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم و تلقین فرمائے۔ یہ ہمارے لئے ایک ایسا قیمتی ورثہ ہے جس کو معمول بنا کر ہم نہ صرف اپنی زندگی کی مشکلات، مصائب و آلام، الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات پاسکتے ہیں، بلکہ ان کی برکت سے دین و دنیا کی ہمہ جہت خیر و سعادت سے بھی بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔

### مسنون دعائیں

#### ① نیند سے جاگنے کی دعا:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾

(بخاری، مسلم، ابوداؤد)

تَرْجَمًا: ”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

#### ② بیت الخلاء جانے سے پہلے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ﴾

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

تَرْجَمًا: ”اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مردہوں یا

عورت۔“

### ۳) بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا:

﴿غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي﴾

(ابن ماجہ)

ترجمہ: ”اے اللہ میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔“

### ۴) وضو سے پہلے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔“

### ۵) وضو کے درمیان پڑھنے کی دعا:

﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي﴾ (نسائی)

ترجمہ: ”اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت دے۔“

### ۶) وضو سے فارغ ہونے کی دعا:

﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“

④ اس کے بعد یہ پڑھیں:

﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾

(ترمذی)

ترجمہ: ”اے اللہ تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔“

⑧ اذان کے بعد کی دعا:

﴿اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِتِّمَمْتُ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاَبْعَثْتُهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط﴾ (بخاری، سنن اربعہ)

ترجمہ: ”اے اللہ اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔“

⑨ کھانے سے پہلے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ بَرَکَةِ اللّٰهِ ط﴾

ترجمہ: ”میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔“

⑩ کھانے کے بعد کی دعا:

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ ط﴾

ترجمہ: ”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا

اور مسلمان بنایا۔“ (سنن اربعہ)

## ⑪ آئینہ دیکھتے وقت کی دعا:

﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي﴾  
 تَرْجَمًا: ”اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق  
 بھی اچھے کر دے۔“ (دارمی)

## ⑫ کپڑا پہنتے وقت کی دعا:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ  
 مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

## ⑬ کپڑے اتارتے وقت کی دعا:

﴿بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾  
 تَرْجَمًا: ”اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

## ⑭ گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا:

﴿بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط﴾  
 تَرْجَمًا: ”میں اللہ کا نام لے کر نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں  
 سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔“

## ⑮ سواری پر بیٹھتے وقت کی دعا:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ط وَأَنَا  
 إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ط﴾ (ابوداؤد، ترمذی)  
 تَرْجَمًا: ”اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور ہم

اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔“

### ①۶ گھر میں داخل ہونے کی دعا:

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ط﴾  
(ابوداؤد)

ترجمہ: ”اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں میرا یہاں داخل ہونا باعث خیر ہو اور نکلنا بھی خیر ہو، اللہ کا نام لے کر ہم یہاں داخل ہوئے اور اسی کا نام لے کر باہر جائیں گے اور اپنے رب پر ہی ہمارا بھروسہ ہے۔“

### ①۷ مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

﴿بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)  
ترجمہ: ”اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام ہو، اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔“

### ①۸ مسجد سے باہر نکلتے وقت کی دعا:

﴿بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ﴾ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)  
ترجمہ: ”اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو یا اللہ میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔“

## ۱۹) دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا:

﴿رَبَّنَا اتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا تو ہمیں آگ کے عذاب سے۔“

## ۲۰) مسافر کو رخصت کرتے وقت کی دعا:

﴿فَاَللّٰهُ خَيْرٌ حِفْظًا ۚ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّحِمِيْنَ﴾

ترجمہ: ”سوال اللہ ہی سے سب بہتر محافظ اور وہی ہے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا۔“

## ۲۱) والدین کے لئے رحمت کی دعا:

﴿رَبِّ اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِيْ صَغِيْرًا﴾

ترجمہ: ”اے میرے رب! رحم فرما ان (والدین) پر جس طرح پالا ہے ان دونوں نے مجھے (رحمت و شفقت کے ساتھ) بچپن میں۔“

## ۲۲) علم میں اضافے کی دعا:

﴿رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾

ترجمہ: ”اے میرے رب زیادہ کر میرا علم۔“

## ۲۳) طلب ہدایت و تکمیل نور کی دعا:

﴿رَبَّنَا اَتِمُّمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ﴾

تَرْجَمًا: ”اے ہمارے رب! تکمیل فرما ہمارے نور کی اور بخش دے ہم کو، بے شک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“

۲۳) شبِ قدر کی دعا:

﴿اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.﴾

تَرْجَمًا: ”اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ لہذا تو مجھے معاف کر دے۔“

۲۵) اپنے ساتھ احسان کرنے والے کے لئے دعا:

﴿جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ط﴾

تَرْجَمًا: ”تجھے اللہ (اس کی) جزائے خیر دے۔“

۲۶) پریشانی کے وقت کی دعا:

﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ط﴾

تَرْجَمًا: ”اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

۲۷) دین پر ثابت قدم رہنے کی دعا:

﴿يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.﴾ (ترمذی، نسائی)

تَرْجَمًا: ”اے پلٹنے والے دلوں کے مضبوط رکھنا دل میرا اپنے دین پر۔“

۲۸) رُشد و ہدایت کی دعا:

﴿اللَّهُمَّ الْهَمْنِي رُشْدِي وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي.﴾

(ترمذی)

تَرْجَمًا: ”یا اللہ! میرے دل میں ڈال دے میری صلاحیتیں اور بچالے

مجھے میرے نفس کے شر سے۔“

۲۹) آگ لگی دیکھ کر پڑھنے کی دعا:

﴿اللَّهُ أَكْبَرُ﴾

تَرْجَمًا: ”اللہ سب سے بڑا ہے۔“

۳۰) سونے سے پہلے کی دعا:

﴿اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى﴾

تَرْجَمًا: ”اے اللہ تیرے نام پر میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔“

۳۱) دوزخ سے نجات کی دعا:

﴿اللَّهُمَّ اجْزِنِي مِنَ النَّارِ﴾

تَرْجَمًا: ”یا اللہ ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔“

## توحید

\* دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔

\* خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو ان باتوں سے علم ہوا:

۱) اول تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے۔

۲) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالا تفاق مخلوق کو توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس جیسا کوئی دوسرا نہیں۔

✽ قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجہ پر دی گئی ہے۔ بلکہ آج دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے۔ اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (اول بدل) کر ڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کر دیں اور خدا کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا۔ اس کی اصلاح کے لئے اور سچی توحید دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف، سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی۔

✽ قرآن مجید کی کئی آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے۔ چند آیتیں یہ ہیں:  
پہلی آیت:

﴿وَالْهُكْمُ لِلَّهِ وَالْوَاحِدُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾

تَرْجَمًا: ”یعنی تمہارا معبود ایک اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔“

دوسری آیت یہ ہے:

﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَانِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

(آل عمران: ۱۸)

تَرْجَمًا: ”اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے۔“

اسی طرح اور بے شمار آیتیں اللہ کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.“ ”تو کہہ کہ اللہ ایک ہے۔“ (ماخذ، علم دین)

## کلمے

پہلا کلمہ طیب: (طیب معنی پاک)

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔“

دوسرا کلمہ شہادت: (شہادت معنی گواہی)

﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

تیسرا کلمہ تمجید: (تمجید معنی بزرگی)

﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ط  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ﴾

ترجمہ: ”پاکی اللہ کے لئے ہے اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے۔ طاقت اور قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے (جو) بڑی شان اور عظمت کا مالک ہے۔“

## چوتھا کلمہ توحید: (توحید معنی اللہ کی وحدانیت)

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا ط ذُو  
الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ ﴿۱﴾﴾

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی (کل کائنات پر) بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ زندہ ہے جسے کبھی بھی موت نہیں۔ عظمت و بزرگی کا مالک ہے، ہر طرح خیر اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

## پانچواں کلمہ استغفار: (استغفار معنی توبہ)

﴿أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أذْنَبْتُهُ عَمَدًا أَوْ خَطَاً  
سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ  
الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ  
الْغُيُوبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
الْعَظِيمِ ﴿۱﴾﴾

ترجمہ: ”میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ

سے بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بے شک تو غیبیوں کا جاننے والا اور غیبیوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

### چھٹا کلمہ رد کفر: (رد کفر معنی کفر کو رد کر دینا)

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبْتُ عَنْهُ وَتَبَّرَاتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَالْغَيْبَةِ وَالْبُدْعَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ﴾

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔“



## اسلامی عقائد

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، جو یہ ہیں:

- ۱ کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا،
- ۲ نماز پڑھنا،
- ۳ زکوٰۃ دینا،
- ۴ رمضان شریف کے روزے رکھنا،
- ۵ حج کرنا۔

کلمہ طیبہ ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔“

کلمہ شہادت یہ ہے ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ”گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔“

بغیر معنی اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان نہیں ہو جاتا ہے، بلکہ معنی سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے، دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو ایمان لانا کہتے ہیں۔ گونگا آدمی زبان سے اقرار تو نہیں کر سکتا تو اس کے ایمان لانے کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا کافی سمجھا جائے گا یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ اللہ تعالیٰ ایک

ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔

مسلمانوں کو سات چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے جن کا ذکر ایمانِ مفصل میں ہے۔

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَيْكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ  
وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ﴾  
اس کے معنی ہیں کہ:

”ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا برا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔“

## اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کے بارہ میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ:

- ۱ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔
- ۲ اللہ تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔
- ۳ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔
- ۴ وہ ہر بات کو جانتا ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔
- ۵ وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔
- ۶ اسی نے زمین، آسمان، چاند سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جن، غرض تمام

جہان کو پیدا کیا اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔

۷ وہی مارتا ہے، وہی جلاتا ہے۔ یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہوتی

ہے۔

۸ وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔

۹ وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے۔

۱۰ وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۱۱ اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔

۱۲ نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا، نہ بیٹی نہ بیوی اور نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا ہے، وہ ان

تمام تعلقات سے پاک ہے۔

۱۳ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔

۱۴ وہ بے مثل ہے، کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں۔

۱۵ وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

۱۶ وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک کان اور شکل و صورت سے پاک ہے۔

۱۷ اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر

فرما دیا ہے۔

۱۸ اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ وہ لوگوں کو سچا مذہب

سکھائیں، اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے بچائیں۔

## ملائکہ

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ وہ نور سے پیدا ہوئے ہیں اور ہماری

نظروں سے غائب ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے اور جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرما دیا ہے، انہیں میں لگے رہتے ہیں۔ فرشتوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں سے چار فرشتے مقرب اور مشہور ہیں۔

مقرب اور مشہور چار فرشتوں میں سے اول حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی کتابیں، احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔  
دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔  
تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔  
چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

## اللہ تعالیٰ کی کتابیں

اللہ تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں۔ چار مشہور آسمانی کتابوں میں:  
توریت: جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی،  
زبور: جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی،  
انجیل: جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور،  
قرآن مجید: جو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔  
صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں، ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

## اللہ کے رسول (پیغمبر علیہم السلام)

رسول:

اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے، وہ سچے ہوتے ہیں۔ کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے معجزات دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچا دیتے ہیں، ان میں کمی بیشی نہیں کرتے، نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں۔ نبی کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ سچے ہوتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کے احکامات میں کمی یا زیادتی نہیں کرتے، کسی حکم کو چھپاتے نہیں۔

نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق یہ ہے کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔ بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔ کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی نہیں بن سکتا ہے بلکہ جسے اللہ تعالیٰ نبی بنائے وہی بنتا ہے۔ مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔ دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے، لیکن ان کی ٹھیک تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمیں اور آپ کو اسی طرح ایمان لانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے، ہم ان سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں۔

سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں

آئے گا، کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

## قیامت کا بیان

قیامت کا دن اس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مرجائیں گے اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، اس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدے سے تمام آدمی اور جاندار مرجائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔ قیامت آنے والی ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتادی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہو سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں گے، اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں اور ان پر سختیاں کرنے لگیں گے اور امانت میں خیانت ہونے لگے گی، گانے بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے گی، اور لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں گے، بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں گے، چرواہے وغیرہ

کم درجے کے لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں گے، ناقابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں گے تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے۔

## تقدیر کا بیان

ہر بات اور اچھی بری چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بری بات اللہ تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں۔

### مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا

قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی۔ آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے۔ میدانِ حشر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی، حساب لیا جائے گا اور اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ جس روزیہ کام ہوں گے اس دن کو یوم الحشر (یعنی جمع کئے جانے کا دن) یوم الجزاء اور یوم الدین (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یوم الحساب (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں۔

ایمانِ مفصل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں سے اگر کسی ایک بات کو کوئی نہ مانے تو وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی توحید، پیغمبروں کی پیغمبری، اللہ تعالیٰ کی کتابوں، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں، قیامت کے دن، تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد فرمائی ہے، ان پانچ

چیزوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننی ضروری ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی کتاب جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں، اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ یہ سب باتیں جن کا ایمان مفصل میں ذکر ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے ثابت ہیں۔

اگر کوئی شخص ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے، لیکن نماز نہ پڑھے یا زکوٰۃ نہ دے یا روزہ نہ رکھے یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان تو ہے لیکن سخت گناہگار اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے، ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پا کر آخر میں چھٹکارا پائیں گے۔

## کفر و شرک

جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے، ان میں کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین اللہ مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔ اور مشرک اسے کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے۔

اللہ کی ذات میں شرک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے، جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی

وجہ سے مشرک ہوئے اور جیسے بت پرست کہ بہت سے خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں۔ اللہ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے، کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی، ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام، اللہ کی صفات کی طرح کوئی صفت اس میں نہیں ہو سکتی۔ شرک فی الصفات کی بہت سی قسمیں ہیں، یہاں چند کا ذکر ہوتا ہے:

### شرک فی القدرة:

شرک فی القدرة یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح صفتِ قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا مثلاً: یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا مارنا جلانا ان کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں، یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

### شرک فی العلم:

شرک فی العلم یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفتِ علم ثابت کرنا۔ مثلاً یوں سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے ہیں یا اللہ کی طرح ذرہ ذرہ کا نہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور و نزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں، یہ سب شرک فی العلم ہے۔

### شرک فی السمع والبصر:

شرک فی السمع والبصر یعنی اللہ تعالیٰ کی صفتِ سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً: یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں، یہ سب شرک ہے۔

## شُرک فی الحکم:

شُرک فی الحکم یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو اللہ کے حکم کی طرح ماننا۔ مثلاً: پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نمازِ عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے یا نماز قضا ہو جانے کی پروا نہ کرے، یہ بھی شرک ہے۔

## شُرک فی العبادت:

شُرک فی العبادت یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا۔ مثلاً: کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لئے رکوع کرنا یا کسی پیر، پیغمبر، ولی یا امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نظر اور منت ماننا یا کسی قبر یا مرشد کے گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا، یہ سب شرک فی العبادت ہے۔ ان باتوں کے علاوہ اور بھی بہت سے افعال شرکیہ ہیں۔ ان تمام افعال سے پرہیز کرنا لازم ہے، وہ یہ ہیں:

- \* نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا۔
- \* پنڈت کو ہاتھ دکھلانا۔
- \* کسی سے فال کھلوانا۔
- \* چچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری (اللہ کے حکم کے بغیر) دوسرے کو لگ جاتی ہے۔
- \* تعزیہ بنانا۔
- \* علم اٹھانا۔
- \* قبروں پر چڑھاوا چڑھانا۔
- \* غیر اللہ کی نذر و نیاز کرنا۔
- \* خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا۔

- \* تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا۔
- \* کسی پیر یا ولی کو حاجت روا اور مشکل کشا کہہ کر پکارنا۔
- \* کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا۔
- \* قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ۔

## بدعت

\* ..... بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کا کوئی ثبوت نہ ملے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو اور اسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔ کفر و شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے اور بہت بری چیز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کو گمراہی فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ: ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

- \* پختہ قبریں بنانا۔
- \* قبروں پر گنبد بنانا۔
- \* دھوم دھام سے عرس کرنا۔
- \* قبروں پر چراغ جلانا۔
- \* قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا۔
- \* میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا۔
- \* بدھی پہنانا اور ہر جائز اور مستحب کام میں ایسی شیطانی اپنی طرف سے لگانا جن کا

شریعت سے ثبوت نہ ہو۔

کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا، شراب پینا، چوری کرنا، زنا کرنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، کسی کو ناحق مارنا، ستانا، چغلی کھانا، دھوکا دینا، ماں باپ اور استادوں کی نافرمانی کرنا، اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا، امانت میں خیانت کرنا، لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا، جو اکیلنا، گالی دینا، ناچ دیکھنا، اور خود ناچنا، سود لینا اور دینا، مردوں کا داڑھی منڈانا اور ٹخنوں سے نیچا پانجامہ پہننا، فضول خرچی کرنا، کھیل تماشوں، نالکوں، تھیٹروں میں جانا اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں۔ جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا ہے بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو مبتدع اور بدعتی کہتے ہیں۔ اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے، اسے فاسق کہتے ہیں۔

اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ کر لینے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ توبہ اسے کہتے ہیں کہ انسان اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور اللہ کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ! میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھئے کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے۔ (ماخذ، علم دین)

## ایمانِ مفصل

﴿اٰمَنُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرَسُوْلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَعْثِ بَعْدَ  
الْمَوْتِ. ﴿۱۰﴾

ترجمہ: ”میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور  
اس کے رسولوں اور یومِ جزا پر اور ایمان لایا اس بات پر کہ بھلائی اور برائی  
اللہ ہی کی جانب سے ہے اور ایمان لایا اس بات پر کہ مرنے کے بعد زندہ  
ہونا ہے۔“

## ایمانِ مجمل

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ  
اَحْكَامِهِ اِقْرَارًا بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقًا بِالْقَلْبِ.﴾  
ترجمہ: ”میں ایمان لایا اللہ پر جیسا وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے  
ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے اس کا (مجھے) زبان  
سے اقرار ہے اور دل سے (اس کی صداقت کا) یقین ہے۔“

## وضو

- \* بے وضو نماز پڑھنا سخت گناہ کی بات ہے۔ بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو  
قصداً بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے، کافر کہا ہے۔
- \* نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی یہ دلیلیں ہیں:

آیت قرآن:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا

وَجُوهَكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ  
وَأَرْجُلِكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴿۶﴾ (المائدہ: ۶)

تَرْجَمًا: ”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور اپنے سروں پر مسح کر لو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو ڈالو۔“

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:  
”مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُّورُ“ (ترمذی)  
تَرْجَمًا: ”نماز کی کنجی (یا شرط) طہارت ہے۔“

## وضو کے فرائض

وضو کے چار فرائض ہیں۔

۱ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لو تک منہ دھونا۔

۲ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

۳ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

## وضو کی سنتیں

۱ نیت کرنا۔

۲ شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔

۳ پہلے تین بار دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا۔

۴ پھر تین بار کلی کرنا۔

- ۵ مسواک کرنا۔
- ۶ تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔
- ۷ تین بار منہ دھونا۔
- ۸ سارے سر اور کانوں کا مسح کرنا۔
- ۹ داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔
- ۱۰ اعضاء کو لگاتار اس طرح دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا عضو دھل جائے۔
- ۱۱ اعضاء کو ترتیب وار دھونا کہ پہلے منہ دھوئے پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر پاؤں دھوئے۔  
وضو میں سنت چھوڑنے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ایسے وضو پر ثواب کم ملتا ہے۔

## تحیۃ الوضو

وضو خواہ کسی مقصد کے لئے بھی کیا جائے، اس کے فوراً بعد دو رکعتیں تحیۃ الوضو کی پڑھنا بہت افضل ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

تَرَجَمًا: ”آئ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو

کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ اس کا

چہرہ بھی اور دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لئے جنت لازم

ہو جاتی ہے۔“ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

تَرَجَمًا: ”مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں سب سے زیادہ (ثواب

کی) امید ہو۔ کیوں کہ میں نے (معراج کے موقع پر) جنت میں اپنے سامنے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔“ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ”مجھے اپنے جس عمل سے سب سے زیادہ (اللہ کی رحمت کی) امید ہے وہ یہ ہے کہ میں نے دن یا رات کے جس وقت میں بھی کبھی وضو کیا تو اس وضو سے جتنی توفیق ہوئی نماز ضرور پڑھی۔“

(بخاری و مسلم)

## وضو کا طریقہ

ہر مسلمان پر نماز فرض ہے اور نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں ضروری ہیں، جن میں وضو سب سے پہلی شرط ہے۔ وضو کا طریقہ یہ ہے:

- ۱ بہتر ہے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔
- ۲ وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے۔
- ۳ تین مرتبہ گٹوں تک ہاتھ دھوئے۔
- ۴ پھر تین دفعہ کلی کرے۔ وضو کے وقت مسواک کرنا بھی سنت ہے۔
- ۵ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔
- ۶ پھر تین دفعہ منہ دھوئے۔ سر کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی بہنا چاہئے اور کہیں سے بھی سوکھانہ رہے۔
- ۷ پھر تین بار دایاں (سیدھا) ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔
- ۸ پھر تین بار بائیں (الٹا) ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔
- ۹ پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے۔ کان کا بھی مسح کرے۔
- ۱۰ پھر انگلیوں کی پشت (پیچھے) کی طرف سے گردن کا مسح کرے۔

۱۱ پھرتین بار دایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے۔

۱۲ پھرتین بار بائیں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے۔

اوپر دیا گیا طریقہ وضو کا مسنون طریقہ ہے۔ البتہ وضو کے فرائض صرف چار ہیں جن میں سے ایک بھی چھوٹ جائے تو وضو نہیں ہوتا اور اگر وضو نہیں ہوا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔

## وضو کے آداب

وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً:

\* چھنگلیوں کے سر کو بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔

\* نماز کے وقت سے پہلے وضو کرنا۔

\* اعضاء کو دھوتے وقت ان پر گیلیا ہاتھ پھیرنا۔

\* انگٹھی یا چھلے کو ہلانا۔

\* دنیا کی باتیں نہ کرنا۔

\* زور سے پانی منہ پر نہ مارنا۔

\* زیادہ پانی نہ بہانا۔

\* ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔

\* وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔

\* وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھنا:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.“

\* وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

\* وضو کے بعد دو رکعت نماز تہیۃ الوضو پڑھنا وغیرہ۔

## نماز

کلمہ طیبہ کے اقرار اور اسے دل سے ماننے کے بعد اسلام کا سب سے اہم رکن نماز ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت ہے جو دن رات میں پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات مبارکہ میں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث میں نماز کی بڑی سخت تاکید کی گئی ہے اور اس کو دین کا ستون اور مسلمان کی پہچان قرار دیا گیا ہے۔

نماز ایک مسلمان کو برائیوں سے روکتی ہے اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرتی ہے۔ اسی لئے اسلام میں نماز کی تاکید دوسرے تمام فرائض سے زیادہ کی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”بندہ کے اسلام اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔“

(صحیح مسلم)

اس حدیث کا صاف مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان نماز کو چھوڑنے کی وجہ سے صحیح مسلمان نہیں رہتا اور کفر کے بہت قریب ہو جاتا ہے۔

جو بندہ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوتا اور کھڑا ہوتا ہے، اس کی حمد و ثناء کرتا ہے، اس کے سامنے جھکتا اور سجدہ کرتا ہے، اس سے دعائیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی خاص محبت اور رحمت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نماز کی برکت سے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

## جماعت کے ساتھ نماز کی تاکید

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے کہ نماز کی اصل فضیلت

اور برکت کو حاصل کرنے کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بھی شرط ہے۔ اس کی اتنی سخت تاکید ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”میرا جی چاہتا ہے کہ میں ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگوا دوں جو غفلت یا سستی کی وجہ سے جماعت میں حاضر نہیں ہوتے۔“

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے پڑھنے سے ستائیس (۲۷) گنا زیادہ ہوتا ہے۔“

## نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز سے پہلے وضو کرنا ایک لازمی شرط ہے۔ کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ کے دربار کی حاضری ہے جس کے لئے پاک صاف ہونا بے حد ضروری ہے۔

اس کے علاوہ نماز کے ہر رکن کو اچھے طریقے اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنا زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جس وقت نماز پڑھنی ہو، خاص اسی وقت کی نیت کر کے اور کانوں تک ہاتھ اٹھا کے دل و زبان سے یہ کہے:

﴿اللَّهُ أَكْبَرُ﴾

تَرْجَمًا: ”اللہ بہت بڑا ہے۔“

اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھے اور یہ پڑھے۔

﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ﴾

تَرْجَمًا: ”اے میرے اللہ پاک ہے تیری ذات اور تیرے ہی لئے ہے

ہر تعریف، اور برکت والا ہے تیرا نام اور اونچی ہے تیری شان اور تیرے

سوا کوئی معبود نہیں۔“

## تعوذ اور تسمیہ

﴿اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

ترجمہ: ”میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔“

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾

ترجمہ: ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بڑی رحمت والا نہایت مہربان ہے۔“

## سورة الفاتحة

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾

﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾

﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

﴿اٰمِيْنَ﴾

ترجمہ: ”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار

ہے، بڑی رحمت والا نہایت مہربان ہے، جزا کے دن کا مالک ہے۔ ہم

تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، اے اللہ! ہم کو

سیدھے راستے پر چلا، ان اچھے بندوں کے راستے پر جن پر تو نے فضل

فرمایا، نہ ان پر جن پر تیرا غضب و غصہ ہو، اور نہ وہ جو گمراہ ہوئے۔ اے

اللہ میری یہ دعا قبول فرمائے۔“ آمین۔

اس کے بعد کوئی سورت یا کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھ لے۔

ہم یہاں قرآن شریف کی چھوٹی چھوٹی دو سورتیں ترجمہ کے ساتھ درج کرتے

﴿وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَّصُوا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾﴾

تَرْجَمًا: ”قسم ہے زمانے کی کہ سارے انسان خسارے میں ہیں (اور

ان کا انجام بہت برا ہونے والا ہے) سوائے ان کے جو ایمان لائے اور

انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کی۔“

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ

يُولَدْ ﴿٤﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٥﴾﴾

تَرْجَمًا: ”کہو اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں اور

سب اس کے محتاج ہیں، نہ اس کی اولاد ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔“

الحمد شریف کے بعد قرآن شریف کی کوئی سورت یا کم از کم تین آیات پڑھنا

چاہئے، ہر نماز میں اتنی قرأت یعنی قرآن پڑھنا ضروری ہے۔ جب یہ قرأت کر چکے تو

اللہ تعالیٰ کی شان کی بڑائی اور کبریائی کا دھیان کرتے ہوئے دل و زبان سے اللہ اکبر

کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے اور کم از کم تین بار کہے:

﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ﴿١﴾﴾

تَرْجَمًا: ”پاک ہے میرا پروردگار جو بڑی شان والا ہے۔“

جس وقت رکوع میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور بڑائی کا یہ کلمہ زبان پر جاری ہو، اس

وقت دل میں بھی اس کی پاکیزگی اور عظمت کا پورا پورا دھیان ہونا چاہئے۔ اس کے بعد

رکوع سے سر اٹھائے اور کہے:

﴿سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ﴿١﴾﴾

تَرْجَمًا: ”اللہ نے اس بندے کی سن لی جس نے اس کی تعریف بیان

کی۔“

اس کے بعد کہے:

﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾

ترجمہ: ”اے ہمارے مالک اور پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔“

اس کے بعد پھر دل و زبان سے اللہ اکبر کہے اور اپنے مولا کے سامنے سجدے میں گر جائے اور یکے بعد دیگرے دو سجدے کرے اور ان سجدوں میں اللہ تعالیٰ کا پورا دھیان کر کے، اپنے سامنے اس کو حاضر و ناظر جان کے اور اس کو اپنا مخاطب بنا کے زبان اور زبان کے ساتھ دل و جان سے کم از کم تین مرتبہ کہے:

﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى﴾

ترجمہ: ”پاک ہے میرا پروردگار جو بہت اونچی شان والا ہے۔“

سجدے کی حالت میں جس وقت یہ کلمہ زبان پر ہو، اس وقت دل میں اپنی عاجزی اور کمتری کا اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور بے حد بلندی کا پورا دھیان ہونا چاہئے۔ یہ دھیان اور یہ خیال جتنا زیادہ اور جتنا گہرا ہوگا، نماز اتنی ہی زیادہ اچھی اور زیادہ قیمتی ہوگی، کیونکہ یہ دھیان و خیال نماز کی روح ہے۔

یہ صرف ایک رکعت کا بیان ہوا، پھر جتنی رکعت نماز پڑھنی ہو اسی طرح پڑھنی چاہئے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ صرف پہلی ہی رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔

نماز کے آخر اور درمیان میں جب بیٹھتے ہیں تو التحیات پڑھتے ہیں، جو نماز کا خلاصہ اور جوہر ہے۔ التحیات کے الفاظ یہ ہیں:

﴿التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى

عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾

تَرْجَمًا: ”تمام قولی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آپ پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکت نازل ہو۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“

تین اور چار رکعت والی نمازوں میں جب دوسری رکعت پر بیٹھتے ہیں تو صرف التحیات ہی پڑھی جاتی ہے اور آخری رکعت پر جب بیٹھتے ہیں تو التحیات کے بعد درود شریف اور ایک دعا بھی پڑھتے ہیں۔

درود شریف یہ ہے:

﴿اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ﴾  
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿﴾  
 تَرْجَمًا: ”اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی آل پر خاص رحمت فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت کی۔ تو بڑی تعریفوں والا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکتیں نازل کیں۔ تو بڑی تعریفوں والا، بزرگی والا ہے۔“

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں اور سلام پھیر دیں:

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ

الْغُفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٠﴾

تَرْجَمًا: ”اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا (اور تیری فرمانبرداری اور عبادت میں مجھ سے بڑا قصور ہوا) اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، پس تو مجھے محض اپنے فضل سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔“

سلام پھیرتے وقت یوں کہیں:

﴿السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ط﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اتنی فکر تھی کہ بالکل آخری وقت، جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو رہے تھے اور زبان سے کچھ فرمانا بھی مشکل تھا، اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو نماز پر قائم رہنے اور نماز کو قائم رکھنے کی بڑی تاکید اور وصیت فرمائی تھی۔

جو مسلمان آج نماز نہیں پڑھتے اور نہ نماز کو قائم کرنے اور رواج دینے کی کوئی کوشش کرتے ہیں، خدا را وہ سوچیں کہ قیامت کے دن وہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکھ ملا سکیں گے، جبکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت کو بھی پامال کر رہے ہیں۔

آئیے ہم سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے الفاظ میں دُعا کریں:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ﴿١﴾ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٢﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٣﴾﴾

تَرْجَمًا: ”اے پروردگار! آپ مجھ کو اور میری نسل کو نماز قائم کرنے والا بنا دیجئے۔ اے رب! میری دعا کو قبول کر لیجئے۔ اے پروردگار! مجھ کو اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو قیامت کے دن بخش دیجئے۔“

## نماز کے بعد کی دعائیں

سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے جو دعائیں مانگ سکتے ہیں، مانگیں:

① ﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَوَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

ترجمہ: ”اللہ تو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے۔ تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور عظمت والے۔“

② ﴿رَبَّنَا اتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

ترجمہ: ”اے ہمارے رب عطا فرما ہمیں دنیا میں بھی اچھائی اور بھلائی اور آخرت میں بھی اچھائی اور بھلائی اور بچا تو ہمیں آگ کے عذاب سے۔“

③ ﴿رَبَّنَا لَا تُوَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۗ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۗ رَبَّنَا وَلَا تُحْمِلْنَا مَالًا طَاقَةً لَنَا بِهِ ۗ وَعَفْ عَنَّا وَقْفَهُ ۗ وَأَغْفِرْ لَنَا وَقْفَهُ ۗ وَارْحَمْنَا وَقْفَهُ ۗ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ



ترجمہ: ”اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں یا چوک جائیں۔ اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا ہم سے پہلے لوگوں پر۔ اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز جس کی طاقت ہم کو نہیں۔ اور درگزر کر ہم سے اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر،

تو ہی ہمارا مالک ہے، تو غالب کر ہم کو کافر لوگوں پر۔“

﴿۴﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ



تَرْجَمًا: ”اے رب ہمارے بخشا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور تمام  
مومنین کو جس دن حساب قائم ہو۔“

﴿۵﴾ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَىٰ دِينِكَ

تَرْجَمًا: ”اے پلٹنے والے دلوں کے مضبوط رکھنا دل میرا اپنے دین پر۔“

﴿۶﴾ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي خَطِيئِي وَعَمْدِي.

تَرْجَمًا: ”یا اللہ بخش دے میرے گناہ نادانستہ و دانستہ۔“

﴿۷﴾ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَىٰ.

تَرْجَمًا: ”یا اللہ بخش دے مجھے اور رحم کر مجھ پر اور شامل کر مجھے اعلیٰ

رفیقوں میں۔“

﴿۸﴾ اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا

تَرْجَمًا: ”یا اللہ میرا حساب آسانی سے لیجیو۔“

﴿۹﴾ اللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ

تَرْجَمًا: ”یا اللہ مجھے آگ (جہنم کی) سے بچائیو۔“

﴿۱۰﴾ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

تَرْجَمًا: ”یا اللہ مجھ پر قرآن عظیم کے بطفیل رحمت نازل فرما۔“

﴿۱۱﴾ اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَىٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

تَرْجَمًا: ”اے اللہ میری مدد فرما تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری

اچھی عبادت کروں۔“

۱۲ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے سر مبارک پر داہنا ہاتھ رکھتے اور یہ پڑھتے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. اَللّٰهُمَّ  
اَذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ط﴾ (طبرانی)

ترجمہ: ”میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمن و رحیم ہے۔ اے اللہ! تو مجھ سے فکر اور رنج کو دور فرما دے۔ (آمین)۔“

## نماز کی طرف رغبت اور دلچسپی اور اس کی پابندی کیسے ہو؟

یہ خیال دل میں اکثر آتا ہے اور شیطان بھی اسی طرح کی سوچ ڈالتا رہتا ہے کہ نماز کی پابندی ایک بہت ہی مشکل امر ہے۔ لیکن آپ ذرا غور کریں کیا آپ کو شروع میں اپنے اسکول یا مدرسے کی پابندی کرنے میں مشکل نہیں ہوتی تھی؟ بے شک زیادہ تر بچوں کا جواب یہی ہوگا کہ شروع شروع میں کافی دقت پیش آتی ہے۔ لیکن جوں جوں آپ ہمت کرتے ہیں اور آپ کے والدین اور بزرگ آپ کو اس کی اہمیت کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں، تو پھر آپ کو اس کام میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

بالکل اسی طرح جب آپ نماز کی بھی نیت اور ہمت کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے (مدد کی) دعا بھی مانگیں گے تو آپ خود محسوس کرنے لگیں گے کہ نہ صرف یہ مشکل آسانی میں بدل رہی ہے، بلکہ آپ کو نماز میں ایک خاص قسم کا مزہ بھی آنے لگے گا۔ اور پھر اگر کوئی نماز چھوٹنے لگے گی تو آپ پر بہت گراں اور مشکل گزرے گی۔ لہذا آپ ہمت کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں اور نماز کی عادت بنانے کی کوشش کریں۔ جب آپ یہ اہتمام کر لیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس کو آسانی کے ساتھ اور پابندی سے ادا نہ کر سکیں۔

## دعائے قنوت

﴿اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ  
عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ  
وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ۖ اللَّهُمَّ أَيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي  
وَنَسْجُدُ وَالْيَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى  
عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ۖ﴾ ط

ترجمہ: ”الہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، الہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔“

## آیۃ الکرسی

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۖ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ  
وَلَا نَوْمٌ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَنْ ذَا الَّذِي

يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا  
خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ج  
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ج وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ج  
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿١٠٢﴾

ترجمہ: ”اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ زندہ ہے (کارخانہ عالم کو) قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالی شان عظمت والا ہے۔“

## دعائے تراویح

﴿سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ  
وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكَبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ ط  
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ  
قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ط اللَّهُمَّ اجِرْنِي مِنَ  
النَّارِ ط يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ ﴿١٠٣﴾

ترجمہ: ”پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمانوں کی بادشاہی والا

پاک ہے وہ عزت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت والا اور بڑائی اور دبدبے والا۔ پاک ہے بادشاہ (حقیقی) زندہ جو سوتا نہیں اور نہ مرے گا۔ بہت ہی پاک ہے اور بہت ہی مقدس ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار۔ الہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے۔ اے پناہ دینے والے۔ اے پناہ دینے والے۔

## دین کی اہم اصطلاحات

مسلمانوں کو کاموں کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے مکمل معلومات ہونی چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کاموں کی اقسام کا بھی علم ہو۔

❶ فرض: فرض وہ کام ہیں جن کو بغیر کسی عذر، یعنی شرعی وجہ کے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ ایسے کاموں کو مثلاً نماز، بغیر کسی شرعی وجہ یا مجبوری کے چھوڑنے والا سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور فاسق کہلاتا ہے۔ اگر کوئی فرض سے انکار کرے تو وہ کافر ہے۔

❷ واجب: واجب کاموں کو بھی بلا عذر چھوڑنے والا عذاب کا مستحق ہے۔ البتہ جو اس سے انکار کرے وہ فاسق ہے، کافر نہیں۔ واجب کی سب سے آسان مثال عشاء کی نماز کے تین وتر ہیں۔

❸ سنت: سنت وہ کام ہیں جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سنتِ موکدہ جس کے کرنے کی تاکید ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا اور عادت بنانے والا گناہگار اور فاسق ہے۔ دوسری قسم سنتِ غیر موکدہ ہے جس کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور چھوڑنے پر گناہ نہیں۔

- ۴ مستحب: مستحب وہ کام ہیں جن کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے پر کسی قسم کا گناہ نہیں۔ اس کو نفل بھی کہتے ہیں۔
- ۵ مکروہ: مکروہ کاموں کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک مکروہ تنزیہی جن کے نہ کرنے میں ثواب اور کرنے میں گناہ نہیں۔ دوسرا مکروہ تحریمی جن کا بلا عذر کرنے والا گناہگار اور فاسق ہے۔
- ۶ حرام: حرام کام وہ ہیں جن کا کرنے والا فاسق اور سخت عذاب کا مستحق ہے اور حرام کاموں کو حرام نہ ماننے والے کافر ہیں۔

## حلال اور حرام کا بنیادی فرق

اسلام دینِ فطرت (Natural Religion) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے ماننے والوں کی اسلام نے رہنمائی کی ہے۔ حلال حاصل کرنے اور حرام سے بچنے کے لئے قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر تاکید آئی ہے۔

حلال سے ہر وہ چیز اور اس کا استعمال مراد ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہو۔ اور حرام سے مراد ہر وہ چیز اور اس کا استعمال ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ط

إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿۵۱﴾ (المؤمنون: ۵۱)

ترجمہ: ”اے گروہِ انبیاءِ حلال اور پاک چیزیں کھاؤ، اور نیک عمل کرو،

میں تمہارے اعمال کی حقیقت سے واقف ہوں۔“

ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ بہت سے لوگ عبادت وغیرہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں

مانگتے ہیں، مگر ان کا کھانا پینا حرام کا ہوتا ہے تو ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتی۔ ایک اور حدیث ہے کہ: سے جب کوئی بندہ اپنے پیٹ میں حرام لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس (۴۰) روز تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور جس شخص کا گوشت حرام مال سے بنا ہو، اس گوشت کے لئے تو جہنم کی آگ ہی لائق ہے۔

اسی طرح دین اسلام میں حلال اور جائز طریقوں سے روزی اور رزق حاصل کرنے اور ایمانداری کے ساتھ تجارت اور کاروبار کرنے کی بڑی فضیلت بتائی گئی ہے۔ ایک حدیث کے مطابق ”حلال کمائی کی تلاش بھی دین کے مقررہ فرائض کے بعد ایک فریضہ ہی ہے۔“

## حرام کی کمائی کی چند صورتیں

رشوت (Bribe): آج کل بہت عام ہے، جبکہ رشوت کا مال حرام ہے۔ رشوت کا نام ہدیہ یا تحفہ رکھ لیا جائے تب بھی حرام ہی رہتی ہے۔

اسی طرح سود (Interest) چاہے کم ہو یا زیادہ، عوام سے لیا جائے یا کسی بھی ادارے، آرگنائزیشن (Organization) یا بینک (Bank) سے، وہ سب حرام ہے۔ اسی طرح ہر وہ ملازمت حرام ہے جس کی بنا پر گناہ میں مبتلا ہونا پڑتا ہو۔ کیونکہ گناہ کرنا اور گناہ کی مدد کرنا دونوں حرام ہیں۔

حرام چیزوں کی تجارت یا ٹریڈنگ (Trading) بھی حرام ہے اور اس پر نفع بھی حرام ہے۔

شراب، سور، خون، مردار، جاندار کی تصویریں، مورتیاں، ان سب چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے۔

جوا کھیلنا بھی حرام ہے۔ اس میں گھڑ دوڑ، تاش شرط کے ساتھ اور اس طرح کے دوسرے کھیل شرط لگا کر کھیلنا بھی حرام ہیں۔

غضب، چوری اور ڈاکہ کے ذریعہ حاصل کی ہوئی رقم یا مال اور سامان بھی حرام ہے۔

## حرام مال کا وبال

کبھی کبھی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حرام سے حاصل کئے ہوئے مال میں سے صدقہ کر دیا جائے تو باقی مال حلال ہو جاتا ہے۔ ہمیں یہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ حرام میں سے صدقہ کرنا تو اور بھی گناہ کا کام ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”اللہ تعالیٰ پاکیزہ (حلال) ہی کو قبول فرماتے ہیں“

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے اور یہ فرشتہ ہر دن

اور ہر رات یہ آواز لگاتا ہے کہ جو شخص حرام کھائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے نہ

فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔“ (کتاب الکبائر)

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حرام کھانے کے مندرجہ ذیل نقصانات

بیان کئے ہیں:

- ۱ انسان کے دل سے نور نکل جاتا ہے۔
  - ۲ طبیعت کے اندر سستی اور کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔
  - ۳ انسان کے دل میں برے خیالات بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور اس کا دل برے کاموں کی طرف بے حد راغب ہوتا ہے۔
  - ۴ انسان کی طبیعت نیک کام کی طرف سے ہٹ جاتی ہے۔
- خلاصہ یہ ہے کہ حرام کھانے سے انسان دین سے دور ہو جاتا ہے اور اس کی آخرت برباد ہونے لگتی ہے۔

## حلال روزی کی برکات

حلال سے کمایا ہو مال چاہے کم ہی کیوں نہ ہو، اس میں اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت پیدا کر دیتا ہے۔ برکت مختلف طریقوں سے ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس حلال کا مال ہے اور کم ہے، مگر اس کی تمام ضروریاتِ زندگی پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن کسی غیر ضروری خرچ سے واسطہ نہیں پڑتا جیسے کوئی ناگہانی حادثہ، بیماری وغیرہ یا کاروبار یا گھر کی کسی چیز کا نقصان نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس اگر حرام سے کمایا ہو مال چاہے دیکھنے میں بہت زیادہ ہو، لیکن اس میں برکت نہیں ہوتی۔ ناگہانی حادثات، مہلک بیماریاں یا حادثات یا مال یا کاروبار میں نقصان ہو جاتا ہے۔ اس کو بے برکتی کہا جاتا ہے۔

## ہماری ہمت اور اللہ کی مدد

آج کل کے حالات میں یوں تو حرام سے بچنا بظاہر بہت مشکل لگتا ہے لیکن آپ (یقین کریں کہ اگر آپ اور ہم) ہمت کریں اور اللہ تعالیٰ سے حلال حاصل کرنے اور کھانے اور حرام سے بچنے کی توفیق کے لئے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہماری مدد کرے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت مہربانی اور رحم کرنے والا ہے اور وہ اپنے بندے سے ستر (۷۰) ماؤں سے بھی کہیں زیادہ محبت کرتا ہے۔ ہم اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کے لئے ایک قدم بڑھاتے ہیں تو وہ ہماری طرف دوڑ کر ہماری مدد کو آتا ہے۔

حرام کی بھی کئی صورتیں ہیں۔ کچھ تو براہ راست حرام چیزیں ہیں مثلاً: مردار کا گوشت، سور کا گوشت، شراب، جوا، چوری، ڈاکہ، یا کسی کی چیز یا مال پر ناجائز قبضہ کرنا، ناپ تول میں کمی، دھوکہ دہی یا فراڈ (Fraud) وغیرہ۔

لیکن کچھ کام ایسے ہیں جو بظاہر حرام نہیں لگتے، لیکن دراصل وہ بھی حرام ہی میں

شامل ہیں۔ مثلاً: کسی کام میں جان بوجھ کر کوتاہی کرنا جیسے دفتر یا اسکول کے اوقات میں کام یا پڑھائی کے بجائے کھیل یا فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا۔

اسی طرح اگر والدین یا بزرگوں نے کسی خاص چیز کے لئے پیسے دیئے ہوں مثلاً: کتاب خریدنے کے لئے اور پھر ان پیسوں سے ان کی اجازت کے بغیر کسی اور چیز کا خرید لینا، یہ خرچ بھی حرام کے زمرے (Category) میں آتا ہے۔ لہذا ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے کہ ہم ہر طرح کے حرام سے خود کو بھی بچائیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کرتے رہیں۔ اس طرح ہماری زندگی میں برکت آنا شروع ہو جائے گی اور دین پر چلنا بھی آسان لگے گا۔

## مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

ہر مسلمان پر قرآن مجید کے پانچ حقوق عائد ہوتے ہیں۔

- ۱ ایمان و تعظیم۔
- ۲ تلاوت۔
- ۳ تذکر۔
- ۴ قرآنی تعلیمات پر عمل۔
- ۵ تبلیغ۔

پہلا حق..... ایمان و تعظیم:

قرآن کریم پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ زبان سے اقرار کیا جائے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو برگزیدہ فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس اقرار

سے انسان دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

دوسرا حق..... تلاوت:

تلاوتِ کلامِ پاک ایک بہت بڑی عبادت ہے اور ایمان کو تروتازہ رکھنے کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ قرآنِ پاک صرف ایک بار پڑھ لینے کی چیز نہیں ہے، بلکہ اس کو بار بار پڑھنا چاہئے اس لئے کہ یہ روح کی غذا ہے۔

تیسرا حق..... تَذَكُّرٌ:

قرآنِ کریم کا تیسرا حق یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے۔ خود قرآنِ کریم اپنے آپ کو جا بجا ”ذکر لی“ اور ”تذکرہ“ کے الفاظ سے تعبیر کرتا ہے۔

چوتھا حق..... قرآنی تعلیمات پر عمل:

ہر مسلمان پر قرآن مجید کا چوتھا حق یہ ہے کہ اس پر عمل کرے۔ قرآنِ مجید ”هُدًى لِّلنَّاسِ“ ہے یعنی انسانوں کے لئے رہنما ہے۔ اور اس کا مقصد نزول ہی یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک ایک سورت کے غور و فکر میں کئی کئی سال صرف کر دیتے تھے اور اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک انہیں یہ اطمینان نہیں ہو جاتا تھا کہ جتنا انہوں نے سیکھا اور پڑھا ہے، اس پر عمل کی توفیق بھی انہیں حاصل ہو گئی ہے۔

پانچواں حق..... تبلیغ:

قرآنِ کریم کا پانچواں حق یہ ہے کہ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے یعنی اس کی تبلیغ کی جائے۔

قرآنِ کریم خود اپنے مقصدِ نزول کی تعبیر ان الفاظ میں کرتا ہے۔

تَرْجَمًا: ”یہ قرآن پہنچا دینا ہے لوگوں کے لئے اور تاکہ وہ اس کے ذریعے خبردار کر دیئے جائیں۔“ (سورہ ابراہیم: ۵۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ۲۳ برس محنت کر کے قرآن مجید کی تبلیغ کا حق ادا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی امانت اس کے بندوں تک پہنچادی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پانچوں حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## تجوید سے قرآن پڑھنے کی اہمیت

حدیث شریف میں ہے:

\* ﴿زَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ﴾ (ابوداؤد، مسند احمد ابن ماجہ)

تَرْجَمًا: ”اپنی آوازوں کے ذریعہ قرآن کو زینت بخشو۔“

\* ﴿حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا﴾ (الدارمی)

تَرْجَمًا: ”اپنی آوازوں کے ذریعہ قرآن کو حسن بخشو، کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن کو دو بالا کرتی ہے۔“

قرآن کریم جو خالقِ دو جہاں کا کلام ہے اور پیغام ہے اپنے بندوں کے نام، اس پر ایمان لانا اور بہتر طریقہ سے اس کا پڑھنا، سمجھنا، عمل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا ہم سب پر فرض ہے۔ قرآن کریم پر ایمان لانے کے فوراً بعد جس حق کی ادائیگی سب سے پہلے شروع ہو جاتی ہے وہ اس کی بہتر تلاوت ہے۔ اور اس کی بہتر تلاوت کا طریقہ وہی ہستی بہتر بتا سکتی ہے جس کے قلبِ مطہر پر قرآن کریم نازل ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قرآن کو عرب کے لب و لہجہ اور آواز میں پڑھو۔“

یہ بات ہمیں متوجہ کرتی ہے کہ قرآنِ کریم کو پڑھنے کے لئے تجوید و ترتیل کا اہتمام ضروری ہے۔

## قواعد تجوید

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ (المزمل: ۴)

### تجوید کے معنی

کسی چیز کو عمدہ کرنا، اچھا کرنا اور اصطلاح قراء میں ہر حرف کو اس کے مخرج مقررہ سے تمام صفات (لازمہ و عارضہ) کے ساتھ بغیر کسی تکلف کے سہولت سے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

### ارکان تجوید

تجوید کے چار بنیادی ارکان ہیں، جن کو جانے اور سمجھے بغیر تجوید کی عمارت کا بننا اور کھڑا ہونا مشکل ہے۔

۱ حروف کے مخارج کو پہچاننا۔

۲ صفات کو پہچاننا۔

۳ حروف کے احکام کو پہچاننا۔

۴ بذریعہ مشق زبان کو صحیح حرف ادا کرنے کا عادی بنانا۔

### تجوید کا حکم

قرآنِ کریم میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ قرآنِ کریم کو ترتیل کے ساتھ پڑھا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب ترتیل کے معنی پوچھے گئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے فرمایا:

”التَّرْتِيلُ هُوَ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوَقُوفِ.“  
 تَرْجَمًا: ”ترتیل دراصل حروف کو عمدگی کے ساتھ ادا کرنا اور وقف کے  
 مواقع کا جاننا ہے۔“

## علم تجوید کے فوائد

- ۱ دل کا قرار اور ثبات حاصل ہوگا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:  
 ﴿كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا﴾ (الفرقان: ۳۲)  
 تَرْجَمًا: ”اسی طرح اُتارا (یہ قرآن) تاکہ ثابت رکھیں ہم اس سے تیرا  
 دل اور پڑھ سنایا ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر۔“
- ۲ اللہ جل شانہ کا قرب حاصل ہوگا۔
- ۳ اللہ تعالیٰ کی رضا کے نتیجے میں جنت کا حقدار ہوگا۔
- ۴ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہوگی۔
- ۵ الفاظ کی عمدگی اور درستگی کے نتیجے میں تفکر اور تدبر کی صلاحیت پیدا ہوگی۔
- ۶ قرآن کریم کے حق کی ادائیگی کا اہتمام ہوگا۔

## مراتب تجوید

تجوید کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت تین مراتب اور مدارج میں کی جاسکتی

ہے۔

- ۱ ترتیل..... قرآن مجید کو بہت اطمینان اور عمدگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔  
 تمام مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھنا۔
- ۲ تدویر..... درمیانی رفتار کے ساتھ پڑھنا۔ نہ بہت آہستہ اور نہ بہت تیز۔  
 (جیسے عمومی تلاوت اور نماز میں پڑھا جاتا ہے۔)

۱۳۔ حدرد..... قواعدِ تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے تیزی کے ساتھ پڑھنا۔  
(جیسے تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔)

## تجوید اور حسنِ قرأت میں فرق

تجوید کے معنی ہیں: الفاظ کی ادائیگی، عمدگی اور صحیح مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے تلاوت کی جائے مگر حسنِ آواز کا اہتمام نہ ہو۔

حسنِ قرأت کے معنی ہیں: الفاظ کی صحیح اور عمدہ ادائیگی اور مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے تلاوت کی جائے اُس کے ساتھ حسنِ آواز کا اہتمام بھی ہو۔

## معروف اور مجہول کی تعریف

قرآنِ کریم کی تلاوت کو بہتر انداز میں کرنے کے لئے معروف اور مجہول طریقہ کی واقفیت ضروری ہے۔

معروف:..... وہ طریقہ ہے جو اہل عرب کے نزدیک جانا پہچانا ہو اور ان کے کان اس طریقہ ادائیگی سے شناسا ہوں اور حروف کی ادائیگی خالص اور صفائی کے ساتھ ہو اور سمجھ میں آنے والی ہو۔ کسی دوسری حرکت کا شائبہ نہ ہو اور حروف کی ادائیگی با-تا-ثا کی آواز میں ہو۔

مجہول:..... وہ طریقہ ہے جن سے اہل عرب نا آشنا ہوں اور حروف کی ادائیگی صفائی اور عمدگی کے ساتھ نہ ہو اور سننے والے کے کانوں پر بوجھ اور صفائی کے ساتھ سنائی نہ دے سکے۔ حرکات کی ادائیگی بے-تے-ثے کی آوازوں میں کی جائے۔ پورے قرآن میں صرف ایک حرف مجہول پڑھا گیا ہے اور وہ امالہ کی ”را“ کہلاتی ہے۔ (جو قرآن مجید کے پارہ نمبر ۱۲ کی آیت (بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرُهَا) میں ”را“ کو ”رے“ کی طرح پڑھیں گے۔

## لحن کی تعریف

خلافِ تجوید تلاوت کرنے کو لحن کہتے ہیں۔ لحن سے تلاوت فاسد ہو جاتی ہے اور گناہ لازم ہو جاتا ہے۔

تجوید کی اہمیت کو جانتے ہوئے امتِ مسلمہ پر یہ لازم ہے کہ ہم رب العالمین کے کلام کو صحیح طریقہ سے پڑھیں اور تلاوت کا حق ادا کریں۔

## تجوید کے اصول

سُؤَال ۱: تجوید کے کیا معنی ہیں؟

جَوَاب: تجوید کے معنی خوبصورت بنانا، سنوارنا یا آراستہ کرنا ہے۔

سُؤَال ۲: تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا کیا کہلاتا ہے؟

جَوَاب: تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا لحن کہلاتا ہے۔

سُؤَال ۳: لحن کی کتنی قسمیں ہیں؟ نام بتائیے؟

جَوَاب: لحن کی دو قسمیں ہیں:

۱ لحن جلی

۲ لحن خفی

سُؤَال ۴: لحن جلی کے کیا معنی ہیں؟ مثال دیجئے۔

جَوَاب: لحن جلی کے معنی ہیں بڑی غلطی یعنی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا

جائے جیسے:

الْحَمْدُ كِي جَلْهَ الْهَمْدُ۔

سُؤَال ۵: لحن خفی کے کیا معنی ہیں؟ مثال دیجئے۔

جَوَاب: لحن خفی سے مراد چھپی ہوئی یا پوشیدہ غلطی ہے۔ اس طرح پڑھنا مکروہ ہے۔

مثلاً:

رَبَّنَا..... میں - ”ر“ - کو باریک پڑھنا۔

بِسْمِ اللّٰهِ..... کے - ”ل“ - کو موٹا پڑھ دینا۔

سُؤَالٌ ۶: نرمی والے حروف کتنے ہیں؟ نام بتائیے۔

جَوَابٌ: نرمی والے حروف تین ہیں:

ث — ذ — ظ

سُؤَالٌ ۷: سختی اور سیٹی والے حروف کتنے ہیں؟ نام بتائیے۔

جَوَابٌ: سختی اور سیٹی والے حروف تین ہیں:

ز — س — ص

سُؤَالٌ ۸: کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جانے والے حروف کتنے ہیں؟ نام

بتائیے۔

جَوَابٌ: کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جانے والے حروف تین ہیں:

ا — ل — ر

سُؤَالٌ ۹: حروف تہجی کتنے ہیں؟ نام بتائیے۔

جَوَابٌ: حروف تہجی ۲۹ ہیں:۔ الف - سے - ی - تک۔

سُؤَالٌ ۱۰: حروفِ حلقی کتنے ہیں؟ نام بتائیے۔

جَوَابٌ: حروفِ حلقی چھ ہیں:

ء — ہ — ع — ح — غ — خ

سُؤَالٌ ۱۱: حروفِ مستعلیہ کتنے ہیں؟ اور وہ کیسے پڑھے جاتے ہیں؟

جَوَابٌ: حروفِ مستعلیہ سات ہیں اور وہ موٹے پڑھے جاتے ہیں:

خ — ص — ض — غ — ط — ق — ظ

(خُصَّ، ضَعُطٌ، قِظٌ)

سُؤَالٌ ۱۲: حرکات کی کتنی قسمیں ہیں؟ نام بتائیے۔

جواب: حرکات کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ پڑی حرکات۔

۲۔ کھڑی حرکات۔

سؤال ۱۳: پڑی حرکات کس کو کہتے ہیں؟

جواب: زبر، زیر اور پیش کو پڑی حرکات کہتے ہیں۔

سؤال ۱۴: پڑی حرکات پڑھتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھتے ہیں؟

جواب: پڑی حرکات پڑھتے ہوئے تین باتوں کا خیال رکھتے ہیں:

۱۔ کھینچ کر نہیں پڑھتے۔

۲۔ جھٹکا نہیں دیتے۔

۳۔ مجہول نہیں پڑھتے۔

بغیر کھینچنے، معروف اور متوسط طریقے سے پڑھتے ہیں۔

سؤال ۱۵: کھڑی حرکات کسے کہتے ہیں؟

جواب: کھڑا زبر، کھڑی زیر اور اُلٹے پیش کو کھڑی حرکات کہتے ہیں۔

سؤال ۱۶: کھڑی حرکات کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

سؤال ۱۷: تنوین کسے کہتے ہیں؟

جواب: دوزبر، دوزیر، دوپیش کو تنوین کہتے ہیں۔

سؤال ۱۸: تنوین کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: تنوین کو غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

سؤال ۱۹: غنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: آواز کوناک میں چھپا کر پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں۔

سؤال ۲۰: غنہ کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے۔

سؤال ۲۱: تنوین پر وقف کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دوزبر کی تنوین پر وقف کرتے ہوئے ایک زبر میں بدل دیں گے اور ایک الف کی مقدار کھینچ کر وقف کریں گے۔ جیسے:

أَبَدًا (أَبَدًا ط)

دوزبر دو پیش پر وقف کرتے ہوئے آخری حرف کو ساکن کر دیں گے۔ مثلاً:

كَبَدٍ. كَبَدٌ ط

أَحَدٌ. أَحَدٌ ط

سؤال ۲۲: جزم کسے کہتے ہیں؟

جواب: اس دال نما مڑی شکل کو جزم کہتے ہیں۔ جس حرف پر جزم آجائے وہ ساکن کہلاتا ہے۔ مثلاً:

جَدٌ. مَنْ.

سؤال ۲۳: ساکن حرف کتنی بار پڑھا جاتا ہے؟

جواب: ساکن حرف اپنے پہلے والے متحرک حرف سے مل کر ایک بار پڑھا جاتا ہے۔ ساکن حرف کو پڑھتے ہوئے اس کی آواز اس کے مخرج میں رک جاتی ہے۔

سؤال ۲۴: قلقلہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قلقلہ کے معنی حرف کے مخرج میں حرکت کا پیدا ہونا یا آواز کا پلٹ آنا ہے۔

سؤال ۲۵: حروف قلقلہ کتنے ہیں؟ نام بتائیے۔

جواب: حروف قلقلہ پانچ ہیں:

ق — ط — ب — ج — د (قُطْبُ جَدٍ)

سؤال ۲۶: قلقلہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: قلقلہ کی دو قسمیں ہیں:

① قَلْقَلہ صغیر: قَلْقَلہ صغیر اس وقت ہوتا ہے جب یہ حروف ساکن ہوں خواہ درمیان میں ہو یا لفظ کے آخر میں۔ مثلاً:

قَدْ أَبُ

② قَلْقَلہ کبیر: یہ اس وقت ہوتا ہے جب یہ حروف مشدود بحالتِ وقف ہوں۔ مثلاً:

وَتَبَّ هـ

سُؤَالٌ ۲۷: حروف مدہ کتنے ہیں اور ان کی پہچان کیا ہے؟  
جَوَابٌ: حروف مدہ تین ہیں:

ا — و — ی —

پہچان:

ا = ”الف“ خالی ہو اس سے پہلے حرف پر زبر ہو۔ جیسے: ”جَا“

و = ”و“ ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر پیش ہو۔ جیسے: ”جُو“

ی = ”ی“ ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو۔ جیسے: ”جِی“

سُؤَالٌ ۲۸: حروف مدہ کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جَوَابٌ: ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

سُؤَالٌ ۲۹: حروف لین کتنے ہیں اور ان کی کیا پہچان ہے؟

جَوَابٌ: حروف لین دو ہیں:

”و“ — اور — ”ی“

و = ”و“ ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو۔ جیسے: ”تَو“

ی = ”ی“ ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو۔ جیسے: ”تِی“

سُؤَالٌ ۳۰: حروف لین کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جَوَابٌ: حروف لین کو نرمی سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: حروف مدہ اور حروف لین میں کھینچ کر پڑھنے کا فرق ہے۔

سُؤَالٌ ۳۱: مد کے کیا معنی ہیں؟

جَوَابٌ: مد کے معنی کھینچنا، لمبا کرنا اور دراز کرنا ہے۔

سُؤَالٌ ۳۲: مد کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور ان کے کھینچنے کی کیا مقدار ہے۔

جَوَابٌ: مد کی دو قسمیں ہیں:

① چھوٹا مد (ٓ)

② بڑا مد (ٔ)

چھوٹے مد کو دو سے تین الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

بڑے مد کو تین سے پانچ الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

سُؤَالٌ ۳۳: تشدید کسے کہتے ہیں؟ جس حرف پر تشدید آجائے اسے کیا کہتے ہیں؟

جَوَابٌ: تین دندانوں (ٓ) والی شکل کو تشدید کہتے ہیں۔ جس حرف پر تشدید

آجائے وہ حرف مشدد کہلاتا ہے۔

سُؤَالٌ ۳۴: مشدد حرف کتنی بار پڑھا جاتا ہے؟

جَوَابٌ: مشدد حرف دو بار پڑھا جاتا ہے۔ ایک بار اپنے سے پہلے متحرک حرف سے

ملا کر اور دوسری بار اپنی حرکت کے مطابق۔ جیسے:

إِنَّ رَبَّ

سُؤَالٌ ۳۵: مشدد حرف کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جَوَابٌ: مشدد حرف کو سختی اور جماؤ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

سُؤَالٌ ۳۶: لفظ اللہ کا ”ل“ کب موٹا پڑھا جاتا ہے اور کب باریک؟

جَوَابٌ: لفظ اللہ اور اَللّٰهُمَّ کے ”ل“ سے پہلے اگر زبر یا پیش آجائے تو اس وقت

”ل“ کو موٹا پڑھیں گے۔ جیسے:

اللَّهُ وَعَدُ اللَّهُ.

اور اگر لفظ اللہ کے ”ل“ سے پہلے والے حرف پر زبر ہو تو باریک پڑھا جائے گا۔

جیسے:

لِلّٰہِ

سُؤَالٌ (۳۷): ”را“ کتنی صورتوں میں موٹی پڑھی جاتی ہے؟

”ر“ کو موٹا پڑھنے کے قواعد

جَوَابٌ: قرآن پاک میں ”را“ مندرجہ ذیل طریقوں سے موٹی پڑھی جاتی ہے:

- ۱ ”ر“ حروفِ ہجاء کی ”ر“۔
- ۲ ”ر“ جب ”ر“ کے اوپر زبر آجائے۔..... اَمْرًا
- ۳ ”ر“ جب ”ر“ کے اوپر پیش آجائے۔..... رُبَّمَا
- ۴ ”ر“ جب ”ر“ کے اوپر دوزبر آجائے۔..... نُورًا
- ۵ ”ر“ جب ”ر“ کے اوپر دو پیش آجائے۔..... سُرًّا
- ۶ ”ر“ جب ”ر“ کے اوپر کھڑا زبر آجائے۔..... بُشْرٰی
- ۷ ”ر“ جب ”ر“ ساکن ہو اس سے پہلے والے حروفِ پر زبر ہو۔..... اَرْسَلْ
- ۸ ”ر“ جب ”ر“ ساکن ہو اس سے پہلے والے حرفِ پر پیش ہو۔..... اَرْسَلُوا
- ۹ ”ر“ جب ”ر“ مشدد ہو اور اس پر زبر ہو۔..... اَلرَّحْمٰنُ
- ۱۰ ”ر“ جب ”ر“ مشدد ہو اور اس پر پیش ہو۔..... مَرْوًا
- ۱۱ ”ر“ جب ”ر“ ساکن ہو اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرفِ پر زبر ہو۔..... قَدْرُط (یہ حالت صرف وقف میں ہوتی ہے)
- ۱۲ ”ر“ جب ”ر“ ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرفِ پر پیش ہو۔..... اُمُوْرُط
- ۱۳ عارضی ”ر“، ”ر“ ساکن ہو اس سے پہلے کسریٰ عارضی ہو۔..... اِرْجِعِیْ
- ۱۴ ”ر“، ”ر“ ساکن دو کلموں کے درمیان آجائے تو اس سے پہلے زیر ہونے کے

باوجود موٹا پڑھیں گے۔..... اَمِرٌ اَزْ تَابُو

۱۵ ”ر“ ”ز“ ساکن ہو اس کے بعد حروف مستعلیہ میں کوئی حرف آجائے۔.....

قِرْطَاسٍ

۱۶ ”ر“ وقف روم۔ وہ پیش والی ”ر“ جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے۔.....

مُنْتَصِرٌ ط

۱۷ ”ر“ جب ”ر“ کے اوپر الٹا پیش آجائے۔..... کوئی مثال نہیں

سُئُوَالٌ ۳۸: ”ر“ کب باریک پڑھی جاتی ہے؟

”ر“ کو باریک پڑھنے کے قواعد

”ر“ کو مندرجہ ذیل طریقوں سے باریک پڑھتے ہیں:

۱ ”ر“ جب ”ر“ کے نیچے زیر ہو۔..... رِجَالٌ

۲ ”ر“ جب ”ر“ کے نیچے دوزیر ہو۔..... قِطْرِ

۳ ”ر“ جب ”ر“ مشدد کے نیچے زیر ہو۔..... اَلرِّجَالُ

۴ ”ر“ جب ”ر“ ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہو۔

..... شِرْعَةٌ

۵ ”ر“ جب ”ر“ ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف بھی ساکن ہو تیسرے

والے حرف کے نیچے بھی زیر ہو۔

(بحالت وقف)..... حِجْرٌ ط

۶ ”ر“ جب ”ر“ ساکن ہو اس سے پہلے یائے ساکن ہو۔

(بحالت وقف)..... خَيْرٌ ط

۷ وقف ”ر“ روم وہ زیر والی ”ر“ جس پر روم کے ساتھ وقف ہو۔..... وَالْفَجْرِ

۸ امالہ والی ”ر“ کو بھی باریک پڑھتے ہیں۔..... مَجْرَهَا

سُؤَالٌ ۳۹: موٹا اور باریک پڑھنے کا کیا نام ہے؟

جَوَابٌ: موٹا پڑھنے کو تفخیم اور باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔

اسی طرح موٹا حرف مُفَخَّمٌ اور باریک حرف مُرَقَّقٌ کہلاتا ہے۔

سُؤَالٌ ۴۰: امالہ سے کیا مراد ہے؟ اور امالہ قرآن مجید میں کتنی جگہ ہے؟

جَوَابٌ: امالہ کے معنی جھکانا یعنی الف کو یاء کی طرف جھکانا ہے۔

قرآن مجید میں یہ صرف سورہ ہُودٌ میں ایک جگہ ہے۔..... ”مَجْرُهَا“

## نون ساکن اور تنوین میں فرق

سُؤَالٌ ۴۱: نون ساکن اور تنوین میں کیا فرق ہے؟

جَوَابٌ: نون ساکن اور تنوین میں تین طرح فرق کیا جاسکتا ہے۔

۱ نون ساکنہ لکھا ہوا ہوتا ہے جیسے:..... ”أَفْمَنْ“

نون تنوین لکھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ بطور علامت اس کی جگہ دوز بردوزیر یا دو پیش

لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً:

”أَحَدٌ — جُزْءًا — قُرَيْشٍ“

۲ نون ساکنہ وصل اور وقف دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً:

مِنْ قَبْلُ. أَلَمْ تَكُنْ:

۳ نون ساکن لفظ کے درمیان میں اور آخر میں ہر جگہ آسکتا ہے۔ جیسے:

”أَنْعَمْتَ اور كُنْ“

مگر نون تنوین ہمیشہ آخر میں ہوتا ہے۔ جیسے:

”كُفُوًا“

## نون ساکن اور تنوین کے قواعد

سُؤَالٌ ۴۲: نون ساکن اور تنوین کے کتنے قواعد ہیں؟

جواب: نون ساکن اور تنوین کے چار قواعد ہیں:

- ۱ اظہار۔
- ۲ ادغام۔
- ۳ انقلاب۔
- ۴ اخفاء۔

سؤال (۳۳): اظہار کے معنی بتائیے اور مثال دیجئے۔

جواب: ”اظہار“ کے معنی ہیں ظاہر کر کے پڑھنا۔ ”ن“ ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی (ء - ہ - ع - ح - غ - خ) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں غنہ نہیں کرتے بلکہ اظہار کرتے ہیں۔ اس قاعدہ کا نام اظہارِ حلقی ہے۔ مثلاً:

”أَنْعَمْتَ — كُلُّ — أَمَّن.“

سؤال (۳۴): ادغام کے معنی بتائیے اور مثال دیجئے۔

جواب: ”ادغام“ کے معنی ہیں ملانا۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد (ی — ر — م — ل — و — ن) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔

- ۱ ادغام مع الغنہ۔
- ۲ ادغام بلا غنہ۔

۱ ادغام مع الغنہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد

(ی — ن — م — و)

(ینمو) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔ مثلاً:

ی = مَنْ يَقُولُ حِسَابًا يَسِيرًا  
 ن = أَنْ نَقُولَ نُورًا نَهْدِي  
 م = مِنْ مَاءٍ نَصْرًا مِنَ اللَّهِ

و = مِنْ وَالٍ. لَهَبٍ وَتَبَّ

۲ ادغام بلاغث: نون ساکن یا تنوین کے بعد ”ل“ یا ”ر“ آجائے تو وہاں ادغام بلا غنہ کا قاعدہ ہوگا۔

ل = مِنْ لَدُنْهُ. مَثْوًا لَهُمْ

ر = مِنْ رَبِّهِمْ. غَفُورٌ رَحِيمٌ

۳ اقلاب: اقلاب کے معنی ہیں بدلنا۔

نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف ”ب“ آجائے تو ایسی صورت میں نون تنوین کی آواز کو میم میں بدل کر پڑھیں گے اور قاعدہ کا نام اقلاب ہوگا۔ مثلاً:  
مِنْ بَعْدِ - سَمِيعًا بَصِيرًا۔

۴ اخفاء: اخفاء کے معنی ہیں ادھورا غنہ۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد باقی بچے ہوئے پندرہ حروف:

(ت. ث. ج. د. ذ. ز. س. ش. ص. ض. ط. ظ. ف. ق. ك)

میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں پر اخفاء کریں گے۔

أَنْتَ وَالْأَنْثَى وَالْأَنْجِيلِ

دَكَّاءٌ دَكَّاءٌ مُنْذِرٌ

مِنْ شَجَرَةٍ فَاَنْصَبُ

أَنْظُرُ أَنْقَصَ

مِنْ طِينٍ عَنْ صَيْفٍ

نوٹ: اظہار مطلق:

نون ساکن کے بعد اسی کلمہ میں حرف ”و“ یا ”ی“ آجائے تو وہاں اظہار مطلق کا قاعدہ ہوتا ہے۔ مثلاً:

الْذُّنْيَا قِنْوَانٌ

صِنَوَانٌ

بُنِيَانٌ

سُؤَالٌ ۴۵: میم ساکن کے کتنے قاعدے ہیں؟ نام بتائیے:

جَوَابٌ: میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:

۱ ادغام مع الغنة -

۲ اخفاسفوی -

۳ اظہارشفوی -

سُؤَالٌ ۴۶: ادغام مع الغنة کب ہوتا ہے؟ مثال دیجئے۔

جَوَابٌ: میم ساکن کے بعد حرف ”م“ مشدد حالت میں آجائے تو وہاں ادغام مع الغنة ہوگا۔ مثلاً:

وَلَكُمْ مَّا لَكُمْ مِنْهُ

سُؤَالٌ ۴۷: اخفاسفوی کب ہوتا ہے؟ مثال دیجئے۔

جَوَابٌ: ”م“ ساکن کے بعد حرف ”ب“ آجائے تو وہاں پر اخفاسفوی کا قاعدہ ہوتا ہے۔ مثلاً:

مَالَهُمْ بِهِ - لَكُمْ بِهِ

سُؤَالٌ ۴۸: اظہارشفوی کب ہوتا ہے؟ مثال دیجئے۔

جَوَابٌ: ”م“ ساکن کے بعد حرف ”ب“ اور ”م“ کے علاوہ باقی ۲۷ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہارشفوی کا قاعدہ ہوتا ہے۔ مثلاً:

الْمُ تَرَ - امثلهم

ہمزرہ

سُؤَالٌ ۴۹: الف اور ہمزرہ میں کیا فرق ہے؟

جَوَابٌ: الف کو ہمیشہ نرمی سے پڑھا جاتا ہے اور ہمزرہ کو جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے۔

## وقف

سُؤَالٌ ۵۰: وقف کا کیا مطلب ہے؟

جَوَابٌ: وقف کے معنی آواز اور سانس دونوں کا توڑ دینا۔ جیسے:

رَحِيمٍ ۵

## سکتہ

سُؤَالٌ ۵۱: سکتہ سے کیا مراد ہے؟

جَوَابٌ: سکتہ کا مطلب ہے کہ سانس جاری رہے اور آواز تھوڑی دیر کے لئے غائب

ہو جائے۔ جیسے:

كَلَّا بَلْ سَكَّتْ رَانَ عَلَيٰ قُلُوْبِهِمْ.

# تلاوتِ قرآن کے آداب

۱ طہارت۔

۲ اخلاص نیت۔

۳ پابندی اور التزام۔

۴ تجوید و خوش الحانی۔

۵ قرآن سننے کا اہتمام۔

۶ غور و تدبر۔

۷ یکسوئی اور عاجزی۔

۸ تعوذ و تسمیہ ”سورہ بَرَاءة“ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نہیں پڑھنی چاہئے۔

۹ اثر پذیری۔

۱۰ آواز میں اعتدال۔

۱۱ تلاوت کے بعد کی مسنون دُعا:

﴿اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَاجْعَلْهُ لِي إِمَامًا  
وَنُورًا وَهُدًى وَرَحْمَةً ۝ اللَّهُمَّ ذَكِّرْنِي مِنْهُ مَا نَسِيتُ  
وَعَلِّمْنِي مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِي تِلَاوَتَهُ أَنْاءَ اللَّيْلِ  
وَاطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِي حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝﴾

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھ پر اس قرآن کے صدقے میں رحم فرما، اور اس کو میرا پیشوا، میرے لئے نور و ہدایت اور رحمت بنا دے، اے اللہ! میں اس میں سے جو کچھ بھول جاؤں وہ مجھے یاد کرا دے اور جو کچھ میں نہیں جانتا وہ سکھا دے اور مجھے توفیق دے کہ میں شب کے کچھ حصے میں اور صبح و شام اس کی تلاوت کروں۔ اور اے رب العالمین! تو اس کو میرے حق میں حجت بنا دے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تلاوت سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

## حقوقِ والدین

حقوقِ والدین سے متعلق آیاتِ قرآنیہ

۱ سورہ بنی اسرائیل۔ ع: ۳

”اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو،

اور تم ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، سوان کو کبھی ”ہوں“ بھی مت کہنا، اور نہ ان کو جھڑکنا، اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا، اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا، اور یوں دعاء کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان دونوں پر رحمت فرما۔ جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا، پرورش کیا، (اور صرف اس ظاہری توقیر و تعظیم پر اکتفاء مت کرنا، دل میں بھی ان کا ادب اور قصد اطاعت رکھنا)، کیونکہ تمہارا رب تمہارے مافی الضمیر کو خوب جانتا ہے، اگر تم سعادت مند ہو تو وہ توبہ کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے۔“

سورہ بقرہ۔ ع: ۱۰

۲

”اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے قول و اقرار لیا، کہ (کسی کی) عبادت مت کرنا بجز اللہ کے، اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا۔“

سورہ نساء۔ ع: ۶

۳

”اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو، اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔“

سورہ انعام۔ ع: ۱۹

۴

”آپ فرمادیجئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو۔“

## حقوق والدین سے متعلق احادیث

- ۱۔ ماں باپ ذریعہ جنت یا ذریعہ دوزخ ہیں:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! والدین کا ان کی اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: وہ دونوں تیری جنت یا تیری جہنم ہیں۔“

- ۲۔ اللہ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے:

تَرْجَمًا: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔“

- ۳۔ ماں باپ کو نظرِ رحمت سے دیکھنا مقبول حج کے برابر ہے:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرنے والی اولاد جب بھی رحمت کی نظر سے ماں باپ کو دیکھے تو ہر نظر کے عوض اللہ جلّ شانہ اس کے لئے مقبول حج کا ثواب لکھ دیتے ہیں، حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، اگرچہ روزانہ (۱۰۰) مرتبہ نظر کرے؟ (تب بھی یہی بات ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اللہ بہت بڑا ہے (جو کسی کو دینا چاہے دے سکتا ہے، اسے کوئی روکنے والا نہیں) اور وہ بہت زیادہ پاک ہے (اس کی طرف نقصان اور کمی

کی نسبت کسی طرح درست نہیں)۔“

۴ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے رزق اور عمر دونوں بڑھتے ہیں: تَرْجَمًا: ”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور اس کا رزق بڑھائے اس کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے، اور (رشتہ داروں) کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔“

۵ ماں باپ کی خدمت نقلی جہاد سے افضل ہے:

تَرْجَمًا: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور جہاد میں شریک ہونے کی اجازت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! زندہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں میں جہاد کر (یعنی ان کی خدمت میں جو محنت اور کوشش اور مال تو خرچ کرے گا یہ بھی ایک طرح جہاد ہوگا) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس جا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا رہ۔“

۶ ماں باپ کے سامنے ہنسنے اور ان کو ہنسانے کی فضیلت:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

والدین کے درمیان تیرا تخت پر سو جانا اس طرح کہ تو ان کو ہنساتا ہو اور وہ تجھے ہنساتے ہوں اس کام سے افضل ہے کہ تو فی سبیل اللہ تلوار

سے جہاد کرے۔“

## والدین کی نافرمانی اور بے ادبی کی وعیدات

❶ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے:

تَرْجَمًا: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بڑے بڑے گناہ یہ ہیں:

❶ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا

❷ والدین کی نافرمانی کرنا

❸ کسی جان کو قتل کر دینا (جس کا قتل کرنا شرعاً قاتل کے لئے حلال

نہ ہو)

❹ جھوٹی قسم کھانا۔“

❺ وہ شخص ذلیل ہو جسے ماں باپ نے جنت میں داخل نہ کرایا:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا: ”وہ ذلیل ہو، وہ

ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو، عرض کیا گیا، کون؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا دونوں میں کسی ایک کو بڑھاپے کے

وقت میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔“

❻ فرمانبردار اولاد کے لئے جنت اور نافرمان کے لئے دوزخ کے

دروازے کھلے ہوئے ہیں:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے (یعنی حکم شریعت کے مطابق ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے) تو اس کو اس حال میں صبح ہوئی کہ اس کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، اور اگر ماں باپ میں سے ایک موجود ہو اور اس کے بارے میں اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے صبح کی ہو تو اس کو اس حال میں صبح ہوتی ہے کہ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے اور جس شخص کو اس حال میں صبح ہوئی کہ وہ اپنے والدین کے بارے میں اللہ کا نافرمان ہے (یعنی ماں باپ کے حقوق واجبہ کی ادائیگی نہیں کرتا) تو اس کے لئے اس حال میں صبح ہوئی کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، اور اگر ماں باپ میں سے ایک موجود ہو اور اس کے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے صبح کی ہو تو اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے، ایک شخص نے سوال کیا کہ اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، (تب بھی یہی حکم ہے؟) اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (تین بار فرمایا) اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔“

ماں باپ کی طرف گھور کر دیکھنا بھی ان کے ستانے میں شامل ہے:

۴

تَرْجَمًا: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اس شخص نے اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا جس نے

والد کو تیز نظر سے دیکھا۔“

۵) ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے:

تَرْجَمًا: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے، حاضرین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (اس کی صورت یہ ہے کہ) کسی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ پلٹ کر گالی دینے والے کے باپ کو گالی دیدے، اور کسی دوسرے شخص کی ماں کو گالی دے تو وہ پلٹ کر گالی دینے والے کی ماں کو گالی دے۔“

۶) ماں باپ کو ستانے کی سزا دنیا میں مل جاتی ہے:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ماں باپ کے ستانے کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں جن میں سے اللہ تعالیٰ شانہ جس کو چاہتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں اور ماں باپ کو ستانے کا گناہ ایسا ہے کہ اس گناہ کے کرنے والے کو اللہ جلّ شانہ موت سے پہلے دنیا والی ہی زندگی میں سزا دے دیتے ہیں۔“

۷) ماں باپ کو ستانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا:

تَرْجَمًا: ”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احسان جتانے والا اور (ماں باپ) کو ستانے والا اور شراب کی عادت رکھنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

## ماں باپ کی موت کے بعد حسن سلوک اور ادائیگی حقوق کا اہتمام کس طرح کیا جائے؟

۱ ماں باپ کے لئے دعا کرنا:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے سب اعمال ختم ہو جاتے ہیں، لیکن تین چیزوں کا نفع پہنچتا رہتا ہے:

① صدقہ جاریہ

② ایسا علم جس سے لوگ نفع حاصل کرتے ہوں

③ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہو۔“

۲ ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کرنے سے ان کے درجات بلند

ہوتے ہیں:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ اللہ جل شانہ جنت میں نیک بندہ کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں، وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا ہے؟ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ تیری اولاد نے جو تیرے لئے مغفرت کی دعا کی، یہ اس کی وجہ سے ہے۔“

۳ ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرنا:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم! بے شک میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے اور اس نے (صدقہ و خیرات کی) وصیت نہیں کی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اس کو نفع ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔“

۴ ماں باپ کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا:

تَرْجَمًا: ”حضرت ابو زین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ میرے والد بہت بوڑھے آدمی ہیں، جو حج یا عمرہ کرنے کی طاقت اور قوت نہیں رکھتے، اور نہ سفر کر سکتے ہیں، اگر میں ان کی جانب سے حج کر لوں تو اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور عمرہ کرو۔“

## بزرگوں کا ادب اور احترام

بزرگ یا بڑے سے ہر وہ شخص مراد ہے جو آپ سے عمر، علم، دین و تقویٰ، عزت و شرافت، یا قدر و منزلت میں بڑا ہو۔ ایسے تمام افراد کا ادب اور احترام اسلام میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص بڑے کی قدر و اکرام نہ کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں۔“

(ابوداؤد ترمذی)

بزرگوں کے اکرام میں یہ شامل ہے کہ ان سے مشورہ لیا جائے۔ مجلس میں انہیں

آگے بڑھایا جائے، ضیافت یا مہمان داری میں ان سے ابتدا کی جائے، امامت کے لئے بڑے کو آگے کیا جائے۔

اساتذہ کرام کا شمار بھی بزرگوں میں ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ہدایات دی ہیں، اور ایسے شخص کو جو استاد اور علماء کا حق یا رائٹ (Right) نہ پہچانے، اسے اپنی جماعت سے خارج قرار دیا ہے۔ (احمد و طبرانی)

اور اہل علم کے احترام نہ کرنے کو منافق کی علامت قرار دیا ہے۔ (طبرانی)

لہذا ہمیں ہمیشہ اپنے اساتذہ سے ادب و احترام سے بات کرنی چاہئے، ان کے فضل و مرتبہ کا دل و جان سے اعتراف کرنا چاہئے اور ان کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ اپنی غلطی کی صورت میں استاد سے معذرت یا معافی طلب کر لینی چاہئے، دورانِ تعلیم ہمہ تن گوش ہو کر استاد کی بات کی طرف متوجہ رہنا چاہئے۔



# حرفِ آخر

اس پوری کتاب میں جو عنوانات بیان کئے گئے ہیں ان کا مقصد خود کو انفرادی طور پر اپنے معاملات کو عین اللہ کے احکامات کے مطابق ڈھالنا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم خود کو منکرات اور گناہوں سے بچائیں اور جو بھی عمل کریں خالصتاً اللہ کی خوشنودی کے لئے کریں۔

روزمرہ کی زندگی کے چند برے اعمال جن کو ہم اہمیت ہی نہیں دیتے مثلاً ٹی وی دیکھنا، گانے سننا، تصویریں کھنچوانا، مردوں کی وضع اختیار کرنا، بے پردہ رہنا، بلا عذر نمازیں قضا کرنا، جھوٹ بولنا، چوری کرنا، غیبت کرنا، چغلی کرنا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، چھوٹے اور بڑوں کی دل آزاری کرنا، بلا اجازت کسی کی چیز استعمال کرنا، امانت میں خیانت کرنا، کسی کا عیب تلاش کرنا، کھانے کو برا کہنا، کسی مسلمان کو کافر کہنا، جھوٹی قسم کھانا، کسی سے مسخر اپن کر کے اس کو بے حرمت کرنا وغیرہ وغیرہ --- یہ اعمال ہماری عبادتوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔

لہذا روزانہ رات کو سونے سے پہلے ہمیں استغفار کرنا چاہئے اور اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ آج ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟؟ جہاں تک ممکن ہو، محاسبہ کے بعد تمام گناہوں سے بچنے اور ان کو چھوڑ دینے کا پختہ عزم کرنا چاہئے۔

محاسبہ کے لئے چند (Points) پیش کئے جا رہے ہیں۔ یاد رکھیے۔

”ابھی وقت ہے۔“

”حشر کی ندامت بہت بڑی ندامت ہے۔“



# اپنا محاسبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

”حَاسِبُوْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا.“ (الحديث)

ترجمہ: ”تم اپنا محاسبہ خود کرو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔“

## آج کے دن.....

- \* کیا میں نے فرض نمازیں مقررہ اوقات میں ادا کیں؟
- \* کیا میں نے قرآن پڑھا؟ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی؟
- \* آج مجھ سے اپنے رب کی کتنی نافرمانیاں ہوئیں؟ ان پر توبہ کی یا نہیں؟
- \* کیا میں نے ہر کام کرتے وقت اپنی نیت کو اللہ کے لئے خالص کیا؟
- \* آج میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی احادیث یا سنتوں پر عمل کیا؟
- \* کیا میں نے والدین کے حقوق ادا کئے؟
- \* آج میں نے کس پر تہمت لگائی اور کس کی غیبت کی؟
- \* کیا میں نے اپنی کوتاہی پر اللہ کے کسی بندے یا بندی سے معافی مانگی؟
- \* میں نے اپنی قبر کو یاد کیا؟
- \* کیا میرا آج کل سے بہتر تھا؟

